प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم نائب مدیر:قاضی مجیب الرحمن
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:09 / Issue : 14 Wednesday 14th Jan 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۹،شمارہ نمبر ۱۴/مورخہ، ۱۴/جنوری ۲۰۲۶ء، بروز بدھ، ۲۳/رجب المرجب ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲/روپے،صفحات:۴

ایس آئی آر: نوٹس کا جواب ۷/دن میں دینا ہوگا

نئی دہلی: ایس آئی آر کی ڈرافٹ لسٹ جاری ہونے کے بعد جن ووٹروں کو کمیشن کی جانب سے نوٹس دیا جائے گا ان کو طے شدہ ضوابط کے مطابق دستاویز فراہم کرانا ہوگا، اس کیلئے ان کو ۷/دنوں کی مہلت دی جائے گی، ایسے ووٹروں سے عمر کے لحاظ سے دستاویز مانگے جائیں گے۔ نوٹس جاری کرنے کیلئے تین زمرے بنائے گئے ہیں، جس کے مطابق دستاویز فراہم کر کے ووٹرس اپنا نام درج کرا سکتے ہیں۔ اتر پردیش کے چیف الیکشن افسر نودیپ رنوا نے بتایا کہ ۲۷/اکتوبر ۲۰۲۵ء تک اتر پردیش میں ووٹروں کی تعداد ۱۵.۴۴/کروڑ تھی لیکن ایس آئی آر کے بعد اب ۱۲/کروڑ ۵۵/لاکھ ووٹرس کی ڈرافٹ لسٹ جاری کی گئی ہے، ان میں تقریباً ۲/کروڑ ۸۹/لاکھ ووٹروں کے نام کاٹے گئے ہیں۔ متوفی، ڈپلیکیٹ اور منتقلی کے علاوہ تقریباً ایک کروڑ چار لاکھ ووٹروں کی ۲۰۰۳ء کی ووٹر لسٹ سے میپنگ یعنی والدین، دادا، دادی یا پھر نانا نانی سے نہیں ہوئی ہے۔ پہلے مرحلے میں ایک کروڑ ۴/لاکھ اور دوسرے مرحلے میں تقریباً ڈھائی کروڑ ووٹروں کو نوٹس جاری کیا جائے گا۔ انھوں نے بتایا کہ یکم جولائی ۱۹۸۷ء سے قبل پیدا ہونے والے ووٹروں کو صرف اپنا دستاویز جمع کرنا ہوگا، جس میں پاسپورٹ، مارک شیٹ اور برتھ سرٹیفکیٹ سمیت ۱۳/دستاویزات شامل ہیں۔ یکم جولائی ۱۹۸۷ء کے بعد اور ۲/دسمبر ۲۰۰۴ء سے قبل پیدا ہونے والوں کو اپنے علاوہ اپنے والد کا بھی دستاویز دینا ہوگا۔ اسی طرح سے ۲/دسمبر ۲۰۰۴ء کے بعد پیدا ہونے والوں کو اپنے ساتھ اپنے والدین کا بھی دستاویز جمع کرنا ہوگا۔ انہوں نے بتایا کہ جن کو نوٹس جاری کیا گیا ہے یا جاری کیا جائیگا، ان کو دستاویز فراہم کرانے کیلئے سات دنوں کی مہلت دی جائے گی، نوٹس دو کاپیوں میں ہوگا، جس میں کون کون سے دستاویز فراہم کرانے ہیں، اس میں تحریر ہوگا۔ انھوں نے بتایا کہ لسٹ جاری ہونے کے بعد بڑی تعداد میں لوگ اپنا نام شامل کرانے کیلئے فارم ۶/بھر رہے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ہندی اور انگریزی دونوں میں فارم بھر سکتے ہیں البتہ اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ ان کے نام کا املا غلط نہ ہو۔ سماجوادی پارٹی نے ایس آئی آر کے تحت ووٹروں کی فہرست پر ایک بار پھر سوالیہ نشان لگاتے ہوئے الزام لگایا کہ بی جے پی ایس آئی آر کارروائی میں گھپلا کرنا چاہتی ہے۔ اکھلیش یادو نے منگل کو جاری ایک بیان میں کہا کہ بی جے پی دوبارہ فرضی ووٹ بنانے میں لگی ہے اور جمہوری نظام کو تباہ کرنے پر آمادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی لیڈروں نے اگر ووٹ بنوانے میں ہیرا پھیری کی تو فرضی ووٹ بنوانے والوں کے ساتھ ہی افسران اور ملازمین کے خلاف بھی ایف آئی آر درج کرائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایف آئی آر کا فارمیٹ پارٹی کے تمام بی ایل ایز اور بوتھ انچارجوں کو بھیجا جا رہا ہے۔

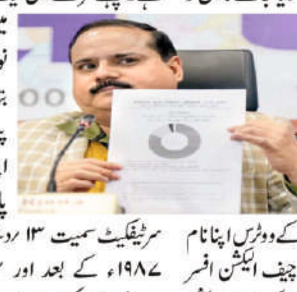

عمر خالد و شرجیل کی ضمانت نامنظوری مایوس کن وافسوسناک: سپریم کورٹ جج

جے این یو کے طلبہ کارکنان اور محققین عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت منظور نہ کیے جانے کے خلاف عدالتی برادری اور سول سوسائٹی میں بڑھتے ہوئے عدم اطمینان کے تناظر میں، سابق سپریم کورٹ جسٹس مدن بی لوکور اور سدھانشو دھولیا نے اس فیصلے کو مایوس کن اور افسوسناک قرار دیا ہے۔ سینئر ایڈووکیٹ کپل سبل کے ٹاک شو میں شرکت کرتے ہوئے، جو سپریم کورٹ میں عمر خالد کی نمائندگی کر چکے ہیں، جسٹس لوکور نے کہا کہ وہ ضمانت انکار پر اداس ہیں۔ جبکہ اسی پروگرام میں، جس میں سینئر ایڈووکیٹ دشینت دوبے بھی موجود تھے، جسٹس دھولیا نے کہا کہ سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ "مایوس کن" ہے۔ جسٹس لوکور نے کہا کہ یہ فیصلہ خاص طور پر اس لحاظ سے غلط ہے کہ اس میں مقدمے کی تاخیر اور مدعا علیہان کی طویل قید کے پہلو پر غور نہیں کیا گیا۔ اگرچہ خالد اور امام کو ۲۰۲۰ء میں گرفتار کیا گیا تھا، لیکن انہیں ایف آئی آر کی نقل اور دیگر مواد، فوجداری کوڈ کی دفعہ ۲۰۷/کے تحت تین سال بعد دیا گیا۔ لائیو لاء ڈاٹ ان کے حوالے سے جسٹس لوکور نے حیرت کا اظہار کیا کہ مواد حوالے کرنے میں تین سال کی تاخیر کا ذمہ دار مدعا علیہان کو کیسے ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ خالد اور امام الزامات پر بحث کے لیے ہمیشہ تیار رہے۔ اس سے قبل، سابق مرکزی وزیر قانون وانصاف اشونی کمار نے کہا تھا کہ "ملک کے آج کے حریت پسند ناخوش ہوں گے۔ آئین کا ضمیر حریت پسند ہے، اور ضمانت عام قاعدہ ہے اور جیل رعایت، فوجداری قانون کا ایک مسلمہ اصول ہے۔" اشونی کمار نے کہا کہ سزا کے بغیر طویل قید سنگین آئینی خدشات پیدا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا، "عمومی طور پر، سزا کے بغیر اس قدر طویل قید آئین کے ضمیر کے مطابق نہیں ہے۔" بعد ازاں سبل کے ٹاک شو میں، جسٹس لوکور نے ملزم کے خلاف غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ کی دفعہ ۱۵/کے تحت دہشت گردی کا جرم عائد کرنے کی بنیاد پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کیا؟ کچھ میٹنگیں کیں، واٹس ایپ گروپ بنائے، تقریریں کیں، اور پمفلٹ تقسیم کیے۔ یہ دہشت گرد سرگرمی کیسے ہے؟ جسٹس لوکور کے خیالات کی تائید کرتے ہوئے، جسٹس دھولیا نے کہا کہ اس فیصلے میں یونین آف انڈیا بمقابلہ کے اے نجیب کے تین ججوں کی بینچ کے فیصلے کی غلط تشریح کی گئی ہے۔ جسٹس دھولیا نے کہا کہ نجیب فیصلے میں کہا گیا تھا کہ طویل قید اور مقدمہ جلد مکمل نہ ہونے کے امکان، یو اے پی اے کی دفعہ کی سختی کے باوجود، ضمانت دینے کی وجوہات ہیں۔ تاہم، عمر خالد کیس کے فیصلے میں صرف طویل قید کے پہلو پر غور کیا گیا ہے، اور مقدمہ مکمل ہونے کے امکان پر کوئی بات چیت نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ نجیب کیس میں ۲۰۰/گواہوں کی سماعت باقی تھی، جبکہ اس کیس میں ۹۰۰/گواہوں کی سماعت باقی ہے، اور اس لیے قریب ترین مستقبل میں مقدمہ مکمل ہونا بالکل ناممکن ہے۔ لائیو لاء ڈاٹ ان کی رپورٹ کے مطابق، سبل نے بتایا کہ چارج شیٹ ۳۰۰۰/صفحات پر مشتمل ہے، اور دستاویزات ۳۰۰۰۰/صفحات سے زیادہ ہیں۔ جسٹس دھولیا نے سپریم کورٹ کی طرف سے امام اور خالد پر نئی ضمانت کی درخواست دائر کرنے پر ایک سال کی پابندی عائد کرنے کی بنیاد پر بھی سوال اٹھایا۔

بی جے پی لیڈر اور ریاستی وزیر چندر شیکھر باونکولے پر بچوکڑو کے سنگین الزامات

ممبئی: پرہار جن شکتی پارٹی کے لیڈر بچوکڑو نے بی جے پی کے سینئر لیڈر اور ریاست کے وزیر محصولات چندر شیکھر باونکولے پر انتہائی سنگین الزام عائد کیا ہے۔ بچوکڑو نے باونکولے کے نام سے چلنے والے جگدمبا ٹراویلز کے ٹرکوں اور ان کی ملکیت والی کانوں کی تعداد کی تحقیقات کو براہ راست چیلنج کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف الزامات کی شروعات ہے، باونکولے سے متعلق تمام ثبوت ۱۶/جنوری کو ووٹوں کی گنتی کے بعد منظر عام پر لائے جائیں گے۔ ان الزامات نے ریاستی سیاست میں ہلچل مچا دی ہے اور باونکولے کی پریشانیوں میں اضافہ بھی کر دیا ہے۔ میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے بچوکڑو نے بی جے پی پر سخت تنقید کی اور بی جے پی پر بڑے پیمانے پر انتخابات میں رقم کا استعمال کرنے اور اسے کھلے عام تقسیم کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں سوال اٹھایا کہ بی جے پی کے پاس اتنا پیسہ آخر کہاں سے آیا؟ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی نے نوٹ بندی کے دوران یہ لوٹ مار کی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بی جے پی لیڈروں پر بدعنوانی کا الزام لگاتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ایک بھی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں بی جے پی لیڈر پیسہ نہ کھاتے ہوں۔ بچوکڑو کے ان الزامات کی وجہ سے بی جے پی کے خلاف سیاسی ماحول مزید سنگین ہوتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ چندر شیکھر باونکولے پر الزام لگاتے ہوئے، بچوکڑو نے خاص طور پر کان کنی اور ٹرانسپورٹنگ کے کاروبار کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے جگدمبا ٹراویلز کمپنی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ باونکولے کے پاس کتنی کانیں ہیں اور ان کانوں سے کتنے ٹرک چلتے ہیں اس بارے میں معلومات سامنے آنی چاہئے۔ انہوں نے میڈیا کے توسط سے یہ دعویٰ کیا کہ اس کمپنی کی ملکیت والے ٹرکوں کی صحیح تعداد اور وہ کس کمپنی کے لئے کام کرتے ہیں، ان کے پاس وہ تمام ثبوت موجود ہیں، اور صحیح وقت آنے پر وہ سب کچھ عوام کے سامنے لائیں گے۔ بچوکڑو نے بی جے پی کے ٹکٹوں کی تقسیم کے نظام پر بھی سخت تنقید کی۔ انہوں نے بی جے پی کی پالیسیوں کو نشانہ بناتے ہوئے الزام عائد کیا کہ پارٹی کے ایماندار کارکنوں کو نہ تو ٹکٹ دیئے جاتے ہیں، نہ ہی امیدواروں کو انتخابات کیلئے خرچ دیا جاتا ہے۔

مہاراشٹر کی 29 میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات:
عوامی مسائل غائب، اڈانی اور منی پاور انتخابی سیاست پر حاوی

ممبئی: مہاراشٹر میں برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) سمیت ریاست کی 29 میونسپل کارپوریشنوں کے انتخابات کے لیے جاری انتخابی مہم منگل کی شام ختم ہوگئی، جبکہ ووٹنگ 15 جنوری کو ہوگی۔ اس انتخابی مہم کا مجموعی منظر نامہ یہ رہا کہ شہری مسائل، بنیادی سہولتوں اور مقامی انتظامیہ کی ناکامیوں پر بات کرنے کے بجائے انتخابی سیاست کا محور بڑے صنعت کاروں اور مبینہ منی پاور کے گرد گھومتا رہا۔ انتخابی مہم کے دوران صنعت کار گوتم اڈانی مسلسل بحث کا مرکز بنے رہے۔ اس کی بنیادی وجہ دھاراوی جھوپڑ پٹی باز آبادکاری منصوبہ ہے، جس پر اڈانی گروپ کام کر رہا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کا الزام ہے کہ ریاست کی بی جے پی زیر قیادت حکومت مبینہ طور پر ممبئی کی قیمتی زمین اڈانی گروپ کو سونپ رہی ہے۔ اسی بنا پر یہ منصوبہ شہری انتخابات میں ایک سیاسی مسئلہ بن کر ابھرا، حالانکہ پانی، صفائی، ٹرانسپورٹ، صحت اور رہائش جیسے بنیادی شہری مسائل انتخابی گفتگو سے تقریباً غائب رہے۔ انتخابات سے قبل ہی مہایوتی اتحاد کے 67 امیدواروں کا بلا مقابلہ منتخب ہو جانا بھی سنگین سوالات کو جنم دے رہا ہے۔ سیاسی حلقوں میں اس کے پیچھے منی پاور کے استعمال کا الزام لگایا جا رہا ہے۔ سوال یہ اٹھ رہا ہے کہ انتخابی میدان سے امیدواروں کو ہٹانے کے لیے کروڑوں روپے کہاں سے آئے۔ مہاراشٹر نونرمان سینا کے سربراہ راج ٹھاکرے نے کھلے عام دعویٰ کیا کہ ان کے امیدواروں کو ایک کروڑ سے لے کر 15 کروڑ روپے تک کی پیشکش کی گئی، تاکہ وہ انتخابی مقابلے سے دستبردار ہو جائیں، تاہم ان کے مطابق ان کے امیدواروں نے ایسی کسی پیشکش کو قبول نہیں کیا۔ بلا مقابلہ امیدواروں کے انتخاب کے معاملے کو بامبے ہائی کورٹ میں بھی چیلنج کیا گیا ہے، جہاں بدھ کے روز سماعت ہونے کا امکان ہے۔ اس سے قبل منگل کو ایک پریس کانفرنس میں ریاستی الیکشن کمشنر دنیش واگھمارے نے میڈیا کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں متعلقہ میونسپل کارپوریشنوں سے تفصیلی رپورٹ طلب کی گئی ہے، اور انہی رپورٹس کی بنیاد پر الیکشن کمیشن آئندہ قدم اٹھائے گا۔ سیاسی مبصرین کے مطابق پہلے مرحلے میں امیدواروں کے بلا مقابلہ منتخب ہونے کے لیے مبینہ طور پر منی پاور کا سہارا لیا گیا، اور اس کے بعد ووٹ خریدنے کے لیے مختلف طریقوں سے نقد رقم کے استعمال کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ووٹنگ سے قبل کئی مقامات پر ووٹروں میں پیسے بانٹنے کے الزامات منظر عام پر آئے ہیں۔ دلچسپ اور چونکانے والی بات یہ ہے کہ ووٹ خریدنے کے الزامات مہایوتی اتحاد کے اندر سے ہی سامنے آئے ہیں۔ ایکناتھ شندے دھڑے نے بی جے پی پر ووٹروں میں رقم تقسیم کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ نوی ممبئی کے کوپر کھیرنے علاقے میں شندے دھڑے کے کارکنوں نے بی جے پی کارکنوں پر پیسے بانٹنے کا الزام لگایا، جس کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان ہاتھا پائی بھی ہوئی۔ حالانکہ شندے دھڑا خود مہایوتی حکومت میں بی جے پی کا اتحادی ہے، اس کے باوجود یہ الزامات انتخابی سیاست میں بڑھتی تلخی کو ظاہر کرتے ہیں۔ ممبئی سے متصل کلیان۔ڈومبیولی میونسپل کارپوریشن کے انتخابی حلقے ڈومبیولی کے توکارام نگر علاقے میں واقع دشرتھ بھون عمارت میں اتوار کی شام بی جے پی کارکنوں کو مبینہ طور پر پیسے بانٹتے ہوئے پکڑا گیا۔ الزام ہے کہ انتخابی پمفلٹ کے ساتھ ایک لفافہ دیا جا رہا تھا، جس میں تین ہزار روپے موجود تھے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے امیدوار نتن پاٹل نے اپنے کارکنوں کے ساتھ چند بی جے پی کارکنوں کو پکڑا اور اس واقعے کی ویڈیو بھی بنائی۔

اُردو کے ممتاز سینئر شاعر وادیب، براڈ کاسٹر اور فلمی نغمہ نگار احمد وصی رِحلت کر گئے

ممبئی: 13 جنوری (ندیم صدیقی) اُردو کے ممتاز سینئر شاعر وادیب، براڈ کاسٹر اور فلمی نغمہ نگار (83 سالہ) احمد وصی (رضوی) جن کا ایک شعر (وہ کرے بات تو ہر لفظ سے خوشبو آئے ÷ ایسی بولی وہی بولے جسے اُردو آئے) ایک دُنیا میں زبان زدِ عام ہے، احمد وصی ایک مدت سے ذیابیطس (شوگر) جیسے موذی مرض کی گرفت میں تھے، گزشتہ شب آکسیجن کی سطح کم ہونے کے سبب انتقال کر گئے۔ سید احمد وصی رضوی اسکولی سرٹیفکیٹ کے مطابق 8 اکتوبر 1943 ع کو (یوپی کے سیتاپور کے محلّے قصیارے) میں پیدا ہوئے تھے، اُن کے والد سید محمد اطہر رضوی زائر سیتاپوری ایک اچھے شاعر کے طور پر اپنے دیار سے باہر بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، زائر سیتاپوری اپنے زمانے کے شعرا میں امتیازی حیثیت رکھتے تھے وہ نہ صرف مرثیہ گو تھے بلکہ وہ ایک قدیم طرز مجلس جسے 'تحت اللفظ' کہا جاتا ہے، اس میں انھیں کمال حاصل تھا۔ احمد وصی کے ایک چچا نادم سیتاپوری بھی مشہور تھے، اگر ہمارا حافظہ خطا نہیں کرتا تو نادم صاحب ماہنامہ 'شمع' دہلی میں تواتر سے لکھتے رہے ہیں۔ احمد وصی کی ابتدائی تعلیم سیتاپور کے گورنمنٹ کالج اور راجہ کالج میں ہوئی بعدہٗ انہوں نے جامعہ لکھنؤ (لکھنؤ یونیورسٹی) سے وکالت کی ڈگری لی اور ساتھ ہی ساتھ 'لٹریسی ہاؤس' (لکھنؤ) سے 'رائٹرس کورس' بھی کیا، انھیں ڈراموں سے بھی شغف رہا، سیتاپور میں ان کا خاندان ایک علمی تشخص رکھتا تھا ان کے گھر پر ایک اچھی خاصی لائبریری ہوتی تھی، سیتاپور کی گھر گھر کی مجلسوں نے ان کے ہاں مذہبی میلان کے ساتھ ساتھ ان کے ذہن وقلب میں شعروادب کے رجحان کو بڑی کمک پہنچائی اور وہ ابتدائے عمری ہی میں موزوں طبع ہوگئے تھے۔ ادارۂ 'شمع' (دہلی) سے شائع ہونے والے بچوں کے جریدے 'کھلونا' سے انہوں نے اپنا قلمی سفر شروع کیا، ان ہی دنوں انہوں نے بچوں کے لیے اپنا اوّلین ڈرامہ 'ڈارلنگ' لکھا، جسے مقبولیت ملی اس طرح ان کی حوصلہ افزائی ہوتی رہی اور وہ لکھنؤ کے مشہور بچوں کے رسالے 'ٹافی' میں بھی لکھنے لکھانے کے ساتھ لکھنؤ کی ادبی مجلسوں اور محفلوں سے بھی اپنی ذہنی آبیاری کرتے رہے، اُردو کے مشہور اُستاد اور ناقد احتشام حسین کی صحبت سے بھی انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا۔ والد محترم کی رِحلت کے بعد احمد وصی تلاش معاش کے لیے ممبئی میں اپنے چچا محمد حیدر رضوی کے پاس آگئے۔ ممبئی میں اُس وقت کے مشہور اُردو ہفت روزہ 'بلٹز' کے ایڈیٹر اختر حسن نے انھیں کتابوں پر تبصرے لکھنے کا کام دِیا، اسی دوران آل انڈیا ریڈیو پر بھی اُن کی رسائی ہوگئی، آل انڈیا ریڈیو پر اُس دَور میں مختار احمد اور ممتاز بصیر جیسے شفیق حضرات بھی تھے جو نئے لکھنے والوں کے لیے ایک زینہ ہوا کرتے تھے، مختار احمد نے مشہور ومقبول ریڈیو پروگرام 'ہوا محل' کے لیے ڈرامہ 'خالی مکان' لکھوایا، اس طرح احمد وصی نے ریڈیو کے پہلے پائیدان پر قدم رکھا، جیسا کہ اوپر بتایا گیا کہ اُس دَور میں آل انڈیا ریڈیو پر ممتاز بصیر اور روشن علی مولجی جیسے مخلصین موجود تھے، انہوں نے احمد وصی کے لیے ریڈیو کی ملازمت کا راستہ ہموار کیا، اس طرح احمد وصی آل انڈیا ریڈیو کے "وِوِدھ بھارتی" کے شعبے سے (1963 میں) وابستہ ہوئے، جو پرانے لوگ ہیں انھیں "وِوِدھ بھارتی" کے دو پروگرام (چھایا گیت اور رجنی گندھا) یاد ہوں گے، جو فلمی گانوں پر مشتمل ہوتے تھے جسے احمد وصی ہی نشر کرتے تھے، جس میں اُنہوں نے اُردو کے کلاسک لہجے ولفظیات کو خوب صورتی سے نہیں بڑی خوبی سے برتنے کا سلسلہ شروع کیا اس پروگرام میں احمد وصی کا لہجہ گونجتا تھا، ہر چند کہ اُس دَور کے ریڈیو افسران اور رفیقانِ کار نے اُن کی نہ صرف حوصلہ شکنی کی بلکہ مخالفت بھی کی مگر اُن کے دونوں پروگرام (چھایا گیت اور رجنی گندھا) کی عوامی مقبولیت نے اُن کے حوصلوں کو مہمیز دِی اور یہ دونوں پروگرام ایک طویل مدت تک وِوِدھ بھارتی سے نشر ہوتے رہے، یہ وہی زمانہ ہے جب وِوِدھ بھارتی پر مشہور براڈ کاسٹر اور پلے بیک سنگر کبّن مرزا کی آواز اور ان کا پروگرام بھی لوگ بڑی توجہ اور چاؤ سے سنتے تھے۔ احمد وصی نے وِوِدھ بھارتی سے اہم شخصیات کے انٹرویوز بھی نشر کیے جس میں وہ چھوٹے بڑے کا امتیاز نہیں رکھتے تھے ہماری ناقص یادداشت کے مطابق کئی اُبھرتی ہوئی صلاحیتوں کو بھی انہوں نے وِوِدھ بھارتی کے ذریعے متعارف کروایا، جن میں راقم الحروف بھی شامل ہے۔ ریڈیو کے پروگراموں کے سبب وہ ادبی حلقوں میں تو اپنا تشخص بنا ہی چکے تھے، اس تشخص نے فلمی دُنیا میں ان کے داخلے کو آسان کر دِیا، اُس دور کے مشہور موسیقار سردار مَلِک (انّو ملک کے والد) نے فلم میں احمد وصی کی راہ کو روشن کیا، مشہورِ زمانہ موسیقار اوپی نیّر کے ساتھ انہوں نے (1974 کی) مشہور فلم 'پران جائے پر وچن نہ جائے' سے اپنا فلمی سفر شروع کیا، یہ فلم ممتاز اسکرپٹ رائٹر علی رضا نے ڈائریکٹ کی تھی، جس میں کلیدی کردار سنیل دت اور ریکھا نے ادا کیا تھا۔ (1979 میں) شترو گھن سنہا کی مشہور فلم 'ہیرا موتی' میں بھی احمد وصی نے اپنے شعری افکار کے جوہر پیش کیے۔ احمد وصی کا اوّلین شعری مجموعہ 'بہتا پانی' لکھنؤ کے علوی پبلشر نے (1983 میں) شائع کیا، جسے مقبولیت ملی اور ملک کی کئی اُردو اکادمیز نے انھیں انعام سے بھی نوازا، اُن کی غزلوں کا مجموعہ (بادلوں کے شہر) ہندی رسم الخط میں 'جیون پربھات پبلیشرز' کے زیر اہتمام اور اُن کی نظموں کا مراٹھی ترجمہ بھی کتاب کی صورت میں شائع ہوا۔

بی جے پی کی کیرالہ کا نام بدل کر 'کیرلم' کرنے کی تیاری

کیرالہ کی ایل ڈی ایف حکومت کے ذریعہ ریاست کا نام بدل کر 'کیرلم' کرنے کی حمایت کیرالہ بی جے پی نے بھی کر دی ہے۔ ریاست کا نام بدلنے کی سمت میں جاری تیاریوں کے درمیان یہ قدم اہم تصور کیا جا رہا ہے۔ کیرالہ بی جے پی نے تو وزیر اعظم نریندر مودی کو خط بھی لکھا ہے جس میں مداخلت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کیرالہ بی جے پی کے صدر راجیو چندر شیکھر نے پی ایم مودی اور وزیر اعلیٰ پینارائی وجین کو خط لکھ کر ریاست کا نام تبدیل کیے جانے سے متعلق پارٹی کا رخ بھی واضح کیا ہے۔ ریاستی صدر راجیو چندر شیکھر کا کہنا ہے کہ کیرالہ کا نام کیرلم کرنے سے ان شدت پسند طاقتوں کی کوششوں پر لگام لگے گی جو مذہب کی بنیاد پر ریاست کو الگ الگ اضلاع میں تقسیم کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ پی ایم مودی کو لکھے خط میں انھوں نے خاص طور سے یہ جانکاری دی ہے کہ ریاستی اسمبلی نے سرکاری دستاویزات میں ریاست کا نام 'کیرالہ' سے بدل کر 'کیرلم' کرنے کا بل پاس کر دیا ہے۔ راجیو چندر شیکھر نے اپنے خط میں بتایا ہے کہ بی جے پی کا نظریہ لسانی ثقافت اور روایات کی حفاظت واحترام پر مبنی ہے۔ بی جے پی نے ہمیشہ ریاست کو 'کیرلم' کی شکل میں دیکھا ہے۔ بی جے پی نے ہمیشہ ریاست کو 'کیرلم' کی شکل میں دیکھا ہے، جو ہزاروں سالوں کی روایت، وراثت اور ثقافت کی نمائندگی کرتا ہے۔ انھوں نے اپنے خط کے ذریعہ پی ایم مودی سے کہا کہ "ہم گزارش کرتے ہیں کہ آپ مداخلت کریں، تاکہ یہ طے ہو سکے کہ ہماری ریاست کا نام ملیالم بنیاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے

ممبئی کی "گھڑی" کو مضبوط کیجیے، باپ اور بیٹی کی تنہا مگر فیصلہ کن جدوجہد ممبئی میں سیکولر سیاست کا اصل امتحان

خصوصی رپورٹ بھگوت تاورے

ممبئی کی "گھڑی" کو مضبوط کیجیے باپ اور بیٹی کی تنہا مگر فیصلہ کن جدوجہد ممبئی میں سیکولر سیاست کا اصل امتحانخصوصی رپورٹ بھگوت تاورے
(بیڑ) ممبئی — گزشتہ 8 دنوں سے میں ملک کی معاشی راجدھانی ممبئی میں موجود ہوں۔ بحیرہ عرب کے کنارے آباد یہ شہر صرف عمارتوں کا نہیں بلکہ انسانوں کے سمندر کا نام ہے۔ اسی ممبئی میں آج ایک ایسی سیاسی لڑائی لڑی جا رہی ہے جو محض انتخابی نہیں بلکہ نظریاتی بھی ہے۔ بیڑ نگر پریشد کے انتخابات کے دوران مومن پورہ اور اسلام پورہ میں نواب ملک نے 2 دن قیام کر کے مسلم سماج کے مختلف طبقوں کو متحد کیا۔ ان کی بیٹی، رکنِ اسمبلی ثناء ملک نے سڑکوں پر اتر کر مہم کی کمان سنبھالی اور اسی اتحاد کے نتیجے میں بیڑ میں "گھڑی" کے نشان پر نگرادھیکش منتخب ہوا۔ یہ کامیابی محض ایک سیٹ نہیں بلکہ مسلم اتحاد کی طاقت کا ثبوت تھی۔ اسی کامیابی کی اخلاقی ذمہ داری نبھانے کے لیے میں، نبیل الزماں، بیڑ سے ممبئی کے کُرلا، انوشکتی نگر اور مانکھرد علاقوں میں مقیم رہے۔ یہاں آ کر یہ شدت سے محسوس ہوا کہ نواب ملک محض ایک سیاست دان نہیں بلکہ جمہوریت کا ایک مضبوط ستون ہیں۔ انہوں نے سرکاری وسائل پر انحصار کرنے کے بجائے ذاتی وسائل سے عوامی کام کیے، ہندو دلت طبقات کو سماجی ہال فراہم کیے اور مسلم سماج کے 20 برس سے زیرِ التوا قبرستان کے مسائل حل کروائے۔ انتخابی مہم کے دوران نواب بھائی کی گاڑی میں بیٹھ کر میں نے ان کی عوامی مقبولیت کو قریب سے دیکھا۔ ہندو خواتین کی آنکھوں میں نواب بھائی کے لیے جو اعتماد اور احترام تھا، وہ کسی بھی سیاست دان کے لیے سب سے بڑی کامیابی ہے۔ وارڈ 146 میں نوجوان امیدوار بھاگیہ شری کیدارے کے لیے مہم کے دوران نواب بھائی کا ایک جملہ نئی سیاست کی علامت بن گیا: "لوگ سیوا کے لیے میں نے اپنی بیٹی ثناء کو سماج کے نام وقف کیا ہے؛ اب ثناء کے ساتھ بھاگیہ شری کو بھی منتخب کیجیے۔" یہ محض ایک بیان نہیں تھا بلکہ اس میں گنگا-جمنی تہذیب، صنفی مساوات اور مستقبل کی سیاست کی جھلک تھی۔

حالیہ جلسے میں نواب بھائی نے وارڈ 146 کی بھاگیہ شری، 143 کی رچنا گواس، 140 کی جیوتی تائی، 147 کی انکیتا اور 142 کی ڈاکٹر سیدہ باجی چاندنی شری واستو کو منتخب کرنے کی اپیل کرتے ہوئے "بیٹی راج" کا نعرہ دیا۔ اس لمحے وہ مہاتما پھولے کے فکری وارث نظر آئے۔ آج ممبئی میں نواب ملک اور ثناء ملک ایک سخت اور نابرابر مقابلہ لڑ رہے ہیں۔ ایک طرف دولت کی طاقت، غنڈہ گردی اور اقتدار کا ناجائز استعمال ہے، تو دوسری طرف حیدرآباد کی ایک جماعت ممبئی میں آ کر مسلم ووٹوں کو تقسیم کر کے سیکولر اتحاد کو کمزور کر رہی ہے۔ کانگریس، ونچیت، ایم آئی ایم اور سماجوادی جماعتیں بھی بالواسطہ طور پر اسی تقسیم کو ہوا دے رہی ہیں۔ اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ ممبئی میں نواب ملک کے سوا کوئی ایسا مسلم رہنما نہیں جسے ہندو ووٹروں کی بھی وسیع تائید حاصل ہو۔ اگر بی جے پی کو روکنا ہے تو نواب ملک اور ثناء ملک کے سوا کوئی مؤثر متبادل موجود نہیں۔ رکنِ اسمبلی ثناء ملک روزانہ 18 گھنٹے انتخابی مہم میں مصروف ہیں۔ اسمبلی انتخابات میں وہ 17 راؤنڈ تک پیچھے رہیں، مگر وارڈ 146، 147 اور 148 کے ووٹروں نے بازی پلٹ دی۔ گوونڈی میں میڈیکل کالج، انوشکتی نگر میں ترقیاتی کام، مہاراشٹر نگر کا فلائی اوور اور راشننگ دفتر — یہ سب ثناء ملک کی ترقیاتی سیاست کی گواہی دیتے ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ممبئی کا سیکولر ووٹر اپنا ووٹ تقسیم نہ کرے۔ اگر آج اس قیادت کو کمزور کیا گیا تو آنے والے وقت میں جمہوری آوازوں پر قدغن لگے گی۔ ممبئی کو بچانے کے لیے، جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے، اور مستقبل کو محفوظ کرنے کے لیے ثناء ملک کو مضبوط کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے چیتا کیمپ والوں کو ایک سنہری موقع اسمبلی انتخابات میں 17 راؤنڈ تک ثناء ملک پیچھے تھیں، مگر وارڈ 146، 147 اور 148 کے ووٹروں نے نتیجہ بدل دیا۔ تاہم چیتا کیمپ کے مسلم ووٹروں کی غیر متوقع خاموشی آج بھی ایک سوالیہ نشان ہے۔ بلدیاتی انتخابات میں چیتا کیمپ کو چاہیے کہ وہ یکطرفہ طور پر بیٹی کے امیدوار کو ووٹ دے اور ثناء ملک کے مہاراشٹر کی سیاست میں مضبوط داخلے کو یقینی بنائے۔

اردو کے دو الفاظ گویا کہ چنانچہ

لیلیٰ مجنوں جیسی آپسی الفت رکھنے والے

زکریا سلطان، ریاض، سعودی عرب

اردو زبان کے دو الفاظ مجھے بہت پسند ہیں۔ وہ ہیں

گویا کہ چنانچہ

یہ اسلئے بھی مجھے عزیز ہیں کہ ان میں لیلیٰ مجنوں کی سی آپسی الفت مجھے نظر آتی ہے، دوسری بات یہ کسی بھی مضمون کے کوئی بھی پیراگراف اور جملے میں آسانی سے فٹ ہو جاتے ہیں، موضوع اور مقام کی انکے لئے کوئی قید نہیں یہ اپنا مقام خود بنالیتے ہیں۔

اردو زبان کے یہ دو معزز، سنجیدہ اور نہایت باوقار الفاظ ہیں جنہیں بولتے ہی آدمی خود کو دانشور محسوس کرنے لگتا ہے، چاہے اس کے بعد وہ جو بات کہے اس کا آپس میں کوئی ربط نہ ہو۔ یہ دونوں الفاظ مل کر آپ کے ساتھ ایسے کھڑے ہوتے ہیں جیسے دو سیکیورٹی اہلکار آپکے باڈی گارڈ، جو دروازے پر تو ہیں مگر نہ کسی کو اندر جانے سے روکتے ہیں، نہ باہر آنے سے۔

ہماری معاشرتی زندگی میں اگر کسی لفظی جوڑی نے مستقل مقام حاصل کی ہے تو وہ یہی گویا کہ چنانچہ ہے جو لازم و ملزوم بھی ہیں اور لطیف و دلکش بھی۔ یہ وہ لسانی پل ہے جس پر چل کر مقرر ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک نہیں آسانی سے پہنچ جاتا ہے، بلکہ بیچ میں کھڑا ہو کر ہاتھ بھی ہلاتا رہتا ہے۔ سامعین سمجھتے ہیں کہ بات بڑی گہری ہے، حالانکہ گہرائی صرف آواز میں ہوتی ہے، مفہوم میں نہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مقرر بے انتہا قابل شخص ہے جو اپنے اندر علم کا ایک بہت بڑا خزانہ چھپایا ہوا ہے۔

سرکاری دفتروں میں گویا کہ چنانچہ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو فائل پر لگے سرخ فیتے کو۔ آپ کسی افسر سے پوچھیں کہ یہ کام کب ہوگا؟ وہ کرسی پر ذرا سیدھے ہو کر عینک ناک پر جماتے ہوئے کہتا ہے گویا کہ آپکا معاملہ بہت اہم اور نازک ہے چنانچہ زیرِ غور ہے اور اعلیٰ حکام سے اس پر مشاورت جاری ہے۔ اس جملے کے بعد سوال کرنا بدتہذیبی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ بات اب قانون سے نکل کر فلسفے میں داخل ہو چکی ہوتی ہے۔

سیاسی تقاریر میں گویا کہ چنانچہ کا استعمال تو باقاعدہ ایک فن سمجھا جاتا ہے۔ جلسہ شروع ہوتا ہے، مقتدر لیڈر مائیک پکڑ کر کہتا ہے بھائیو بہنوں حالات بہت سنگین ہیں گویا کہ آپکے نلوں کی ٹونٹیاں چرانے کی تیاری ہو رہی ہے چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آپکو اپوزیشن کی اس سازش سے آگاہ کر دیا جائے۔ آپکی چار بھینسوں میں سے تین کی چوری کا بھی پلان بن رہا ہے ساتھ ساتھ ہماری ماں بہنوں کے منگل سوتر بھی خطرے میں ہیں گویا کہ آپ اب لٹنے والے ہیں چنانچہ ہمیں ووٹ دیجئے ہم آپ سے اچھے دن کا وعدہ کرتے ہیں اور ساتھ میں پندرہ لاکھ روپے بھی آپکو دینگے۔

یہ اچھے دن اتنے اچھے ہوتے ہیں کہ کبھی نظر ہی نہیں آتے۔ گیارہ سال بعد بھی عوام انہیں ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں، مگر جب کشتی ڈوبنے کو ہوتی ہے تو بہ حالت مجبوری 15 لاکھ کی جگہ دس ہزار دیئے جاتے ہیں وہ بھی کہیں سے مار کر!!!۔

ٹی وی ٹاک شوز میں تو گویا کہ ایک ہنگامہ کھڑا ہوتا ہے چنانچہ اینکر پروگرام کے آغاز میں چہرے پر سنجیدگی طاری کر کے زوردار اعلان کرتا ہے گویا کہ آج کا موضوع نہایت حساس ہے چنانچہ آج ہم سچ آپکے سامنے لا کر ہی رہینگے دل تھام کر بیٹھیئے۔

اس کے بعد چار مہمان ایک دوسرے پر جم کر برستے ہیں، ایسا لگتا ہے گویا کہ ہم کسی گلی سے گزر رہے ہیں اور چار۔۔۔۔۔ سگوں کی سگائی ہو رہی ہے چنانچہ ہم ٹی وی بند کر کے وہاں سے فرار ہو جاتے ہیں کیونکہ وہاں کوئی کسی کی بات نہیں سنتا، اور آخر میں اینکر وقت ختم ہونے کا اعلان کر دیتا ہے۔ سچ اگر آیا بھی تو گویا کہ راستے میں ہی دب کر دم توڑ دیتا ہے چنانچہ ایسے رونے رلانے اور عوام کو بیوقوف بنانے والے فیک ڈیبیٹ دیکھنے سے نہ دیکھنا ہی بہتر ہے۔

ادبی محفلوں میں گویا کہ چنانچہ والے الفاظ خاص وقار کے ساتھ برتے جاتے ہیں۔ کوئی صاحب مضمون پڑھ رہے ہوتے ہیں، اچانک خود ہی الجھ جاتے ہیں، پھر ذرا توقف کے بعد کہتے ہیں

گویا کہ یہ موضوع کافی اہم اور حساس ہے چنانچہ ہمیں اس پر باریکی اور سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے۔ اس پر سامعین بڑی معصومیت سے سر (بلکہ حیدرآبادی زبان میں مُنڈی) ہلاتے ہیں کیونکہ ایسے موقع پر سر ہلانا دانشمندی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

اساتذہ کرام بھی "گویا کہ چنانچہ" جیسے الفاظ کے بڑے شیدائی ہوتے ہیں۔ طالب علم پوچھ بیٹھے کہ یہ سبق امتحان میں آئے گا یا نہیں، تو جواب ملتا ہے بیٹا! گویا کہ پورا نصاب اہم ہے چنانچہ سب کچھ اچھی طرح یاد کر لو۔

گھریلو زندگی میں بھی گویا کہ چنانچہ نہایت نازک معاملات سلجھانے کے کام آتا ہے۔ شوہر بیوی سے کہتا ہے کہ پیسے کہاں خرچ ہوئے؟ جواب آتا ہے، دیکھیئے مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے گویا کہ بہت احتیاط سے خرچ کرنا پڑا چنانچہ ایسا ہی کیا مگر پھر بھی بجٹ دم توڑ گیا۔

اس کے بعد شوہر خاموش ہو جاتا ہے، کیونکہ اب بحث معیشت پر آگئی ہوتی ہے، اور معیشت سے ڈر ہر شوہر کو لگتا ہے۔ دوستوں کے درمیان بھی یہ الفاظ بڑے کام کے ہیں۔ کوئی دوست ادھار مانگ لے اور واپس نہ کرے، پوچھنے پر کہتا ہے یار! حالات ذرا ٹائٹ ہیں، گویا کہ اس مہینہ دینا ذرا مشکل ہے چنانچہ اگلے مہینے دیکھتا ہوں۔

اگلا مہینہ آتا ہے، جاتا ہے، مگر قرض وہیں کا وہیں رہتا ہے۔ گویا کہ مہنگائی بہت بڑھ گئی ہے چنانچہ آمدنی بڑھانے کے نئے ذرائع تلاش کرنے ہونگے، مگر جب تک بینک لوٹ کر خزانے خالی کرنے والے نوٹوں اور ووٹوں کے چوروں کو اور انکی ناجائز مدد کرنے والے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچایا نہیں جاتا ملک میں کچھ بھی مثبت ہونے والا نہیں ہے۔ گویا کہ چوروں اور بے ایمانوں سے ملک بھر گیا ہے چنانچہ انکا قلع قمع ضروری ہے۔

غزل

ضوریز اماںؔ

هر کوئی انجان ہے گھر میں
مرنا کچھ آسان ہے گھر میں

مردہ سی اک جان ہے گھر میں
اور تھوڑا سامان ہے گھر میں

اردو کی پہچان ہے گھر میں
غالب کا دیوان ہے گھر میں

پھول کچھ اچھے توڑ کے لانا
خالی سا گلدان ہے گھر میں

گھر ہی گھر میں قید ہوں کب سے
اپنا سا زندان ہے گھر میں

سب رشتے دفنائے یہیں پر
ایسا قبرستان ہے گھر میں

باہر ہی محفوظ رہیں گے
کھونے کا امکان ہے گھر میں

غزل

بلال انورؔ

تُو اگر آئنہ نہیں ہوتا
کوئی تجھ سے خفا نہیں ہوتا

آج یا کل بدل ہی جائے گا
وقت تو ایک سا نہیں ہوتا

ایک اک لفظ جب مقفل ہو
بات کو راستہ نہیں ہوتا

محوِ حیرت ہیں گردشیں ساری
کاش لمحہ جدا نہیں ہوتا

گم ہیں سب اپنے آپ میں کیسے
کوئی اب ہم نوا نہیں ہوتا

وہ تو ملتے ہی حال پوچھے ہے
کیا کہیں حوصلہ نہیں ہوتا

دشت میں کیا کسی سے آس انورؔ
یاں کسی کا بھلا نہیں ہوتا

افسانہ... ایک موڑ پر

شاہ تاج خان (پونہ)

پہلی قسط

ایک موڑ پر......

امی سر پر دوپٹہ رکھتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں اترنے لگیں۔

"اے ہے آپا کیا ہو گیا؟ خیر تو ہے؟ یہ شور کیسا ہے؟" پریشانی کے عالم میں نہ جانے کیا کیا بولتی ہوئی وہ جب نیچے والی امی کے گھر میں داخل ہوئیں تو ان کی پڑوسن اور اکلوتی سہیلی آپا کنیز اپنی پوتی کو گود میں لیے آنسو بہا رہی تھیں۔

"دیکھ بانو! یہ اپنی بہو نے کیا کر دیا؟ بچی کو ڈاکٹر کے یہاں لے کر جانا پڑے گا۔ چل جلدی سے چل۔"

"لا بچی کو مجھے دے۔" دونوں سہیلیاں پندرہ دن کی مہ وش کو گود میں لے کر گلی کے ہی ایک ڈاکٹر کے گھر کی جانب دوڑ گئیں۔ ابھی سورج نکل ہی رہا تھا۔ آنکھیں ملتے ہوئے سبھی لوگ ایک ایک کر کے نیچے والی امی کے گھر میں جمع ہونے لگے تھے۔ سامنے والی بڑی بھابھی نے مہ وش کی امی کو ڈانٹتے ہوئے کہا

"یہ کیا غضب کر دیا تم نے! اتنی چھوٹی بچی کو کوئی ایسے پھینکتا ہے؟ تم ماں ہو یا دشمن؟" جواب ندارد

"تجھے کچھ ہوش بھی ہے کہ تو نے کیا کیا ہے؟" آپا کنو نے مہ وش کی امی کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا اور پڑوس کے لڑکے کو آواز دیتے ہوئے کہا

"کم بختوں! سوتے ہی رہو گے! جاؤ جا کر تو دیکھو، ان دونوں عورتوں کو ڈاکٹر ملا یا نہیں؟"

"جی اماں! میں جا کر دیکھتا ہوں۔ مختار چل تو بھی میرے ساتھ چل" نعیم نے مہ وش کے ابا کا ہاتھ پکڑا اور تقریباً گھسیٹتے ہوئے زینہ اتر کر بلڈنگ سے باہر چلا گیا

پرانی دلی کی ان تنگ تاریک گلیوں میں سب کے دکھ سکھ سانجھے ہوتے ہیں۔ گھر چھوٹے مگر دل بہت بڑے ہوتے ہیں۔ میں نے بھی انہی اپنوں کے درمیان پرورش پائی۔ دس سال پہلے جب میری ڈولی اٹھی تو نیچے والی پھوپھی، سامنے والی اماں اور نیچے والی امی اتنا روئی تھیں کہ میری اپنی امی ان کے آنسو پوچھتے ہوئے خود رونا بھول گئیں تھیں۔ آج بھی جب میں مائیکہ جاتی ہوں تو پہلے نیچے والی پھوپھی سے دعا لینی ہوتی ہے پھر ایک زینہ چڑھتی ہوں تو نیچے والی امی پہلے ہی اپنا دروازہ کھول کر کھڑی ملتی ہیں اور سامنے والی اماں چونکہ چل نہیں سکتیں تو ان کی آواز آتی ہے

"اری! اماں سے ملے بغیر ہی زینہ چڑھ جائے گی۔ مجھے بھی تو اپنی شکل دکھاتی جا!"

ایسے ہیں میری ان گلیوں کے مکیں۔ کل ہی ایک ہفتے کے لیے میں مائیکہ آئی ہوں۔ سب لوگوں کی دعائیں سمیٹنے کے بعد جب اپنی پیاری سی نیچے والی شازیہ بھابھی سے ملی تو ان کے رویے میں عجیب سی تبدیلی محسوس ہوئی۔ وہ بہت خاموش تھیں، کھلکھلا کر ہنسنے والی بھابھی کے چہرے پر مسکراہٹ تک نہیں تھی۔ تھوڑی دیر میں جب سب مہ وش کو لے کر واپس آئے تو تسلی ہوئی کہ بچی کو کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ میری چھوٹی بہن نے کھڑکی سے آواز دی

"الماس باجی! یہ ذوالقرنین جاگ گیا ہے۔"

"جاؤ شاباش! تم ذوالقرنین کو دیکھو۔ اور ہاں! نازیہ سے کہو سب کے لیے چائے ناشتہ تیار کر کے نیچے بھیجے۔ تم ان دونوں بچیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ انھیں ٹھیک سے ناشتہ کراؤ۔ انھیں اوپر ہی رکھنا، نیچے نہیں آنے دینا۔" میری امی نے دھیرے سے مجھے سمجھایا اور میں ارمان اور رالفیہ کی انگلی پکڑ کر انھیں اپنے ساتھ لے آئی۔ نیچے والی بھابھی کی یہ تیسری بیٹی ہے۔ بھائی مختار اپنی بیٹیوں سے بہت پیار کرتے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ اس مرتبہ بھابھی چاہتی تھیں کہ ان کے یہاں بیٹا ہو جائے۔ مجھ سے جب بھی فون پر بات ہوتی تو وہ اپنی اس خواہش کا اظہار کرتی تھیں۔

"الماس مجھے تو لگ رہا ہے کہ شازیہ کو وہی دقت تو نہیں ہے جو تمہیں تھی؟"

"جی امی! مجھے بھی ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ پھر بھی امی ابھی کسی سے کچھ مت کہیئے گا۔ ہو سکتا ہے تیسری بیٹی ہونے کی وجہ سے انھیں صدمہ ہوا ہو۔ تھوڑا انتظار کرتے ہیں۔"

"نہیں میرا دل نہیں مان رہا ہے۔ شازیہ کے رویے میں آ رہی تبدیلی مجھے پریشان کر رہی ہے۔ وہ بچی پر دھیان نہیں دے رہی تھی تب تک تو ٹھیک تھا لیکن آج اس نے جو کیا ہے وہ معمولی حرکت نہیں ہے۔ حالانکہ شازیہ اب نارمل نظر آ رہی ہے۔ بچی کو سینے سے لگائے بیٹھی ہے مگر پھر بھی۔۔۔!" امی نے اپنی چائے ختم کی اور پان بنا کر ایک خود کھایا اور دوسرا پان اپنی سہیلی کے لیے لے کر پھر سیڑھیاں اتر کر بغیر کچھ کہے نیچے چلی گئیں۔

ایک ہفتہ یونہی گزر گیا۔ پھر میں اپنے گھر بھوپال لوٹ آئی۔ امی سے فون پر جب بات ہوتی تو شازیہ بھابھی کا ہی ذکر رہتا۔ ان کی عادت و اطوار میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ کئی ماہ گزرنے کے بعد بھی وہ نارمل نہیں ہوئی تھیں۔ میں سوچ رہی تھی کہ دورانِ حمل شازیہ بھابھی ذہنی دباؤ کا شکار تھیں، اس لیے کہیں وہ۔۔۔! میں خود ہی سوچتی اور اپنی بات کو خود ہی رد کر دیتی۔ امی نے ایک دن فون کیا اور سیدھے نور سے ہی بات کی۔

"نور بیٹا! الماس کو کچھ دن کے لیے دلی بھیج سکتے ہو؟ اس کی شازیہ بھابھی کو اپنی سہیلی کی ضرورت ہے۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی میں علیم کو اسے لینے کے لیے بھیج دوں گی۔ بس تمہاری اجازت چاہیئے۔"

"آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ میں الماس سے آپ کی بات کراتا ہوں۔ آپ علیم کو بھیج دیجیے۔ شازیہ بھابھی کے بارے میں الماس نے مجھے بھی بتایا تھا۔ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

بھوپال سے دلی کے سفر کے دوران میں اپنے اس تجربے کو دوہراتی رہی جس نے مجھے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا تھا۔ میری دلچسپی ان چیزوں میں بالکل نہیں رہ گئی تھی جو عموماً میں کرنا پسند کرتی تھی۔ نیند تو جیسے غائب ہی ہو گئی تھی۔ ہر وقت ایک انجانا سا خوف طاری رہتا تھا۔ اگر نور کا مضبوط ساتھ نہ ہوتا تو شاید میں اب بھی انہی جذبات و احساسات سے لڑ رہی ہوتی۔ میری ساس، نند اور نور نے جس طرح ڈاکٹر کے مشوروں پر عمل کرتے ہوئے زندگی کے اس موڑ پر میرا ساتھ دیا اسی کی وجہ سے میں آج پھر سے بھرپور اور صحت مند زندگی گزار رہی ہوں۔ گھر پہنچی تو امی نے بتایا۔

"الماس! میں نے آپا سے بات کی تھی کہ شازیہ کو ماہر نفسیات کے مشورے کی ضرورت ہے۔ وہ راضی ہو گئی ہے۔"

"تو آپ لوگ میرا انتظار کیوں کر رہے تھے۔ بھابھی کو فوراً لے کر جانا چاہیئے تھا۔ کیا مختار بھائی کو اعتراض ہے؟"

"نہیں نہیں! اس نے تو ایک اچھی ماہرِ نفسیات سے بات بھی کر لی تھی مگر شازیہ نے ہی ہنگامہ کر دیا ہے۔ وہ کسی کی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ اسے لگ رہا ہے کہ سب اسے پاگل ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لیے تمہیں بلایا ہے۔ تم اسے سمجھاؤ کہ وہ پاگل نہیں ہے بلکہ پوسٹ پارٹم ڈپریشن (postpartum depression) کا شکار ہے۔"

(جاری)

مومن فیاض احمد

تعلیم ہمیشہ سے ترقی، شعور اور باوقار زندگی کی بنیاد رہی ہے، مگر موجودہ دور میں بڑھتے ہوئے تعلیمی اخراجات نے ہزاروں ہونہار طلبہ کے لیے آگے بڑھنے کے راستے مشکل بنا دیے ہیں۔ فیس، کتابیں، کوچنگ، آن لائن سہولیات اور دیگر تعلیمی ضروریات متوسط اور غریب گھرانوں کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہیں۔ ایسے حالات میں اگر کسی معتبر قومی ادارے کی جانب سے بروقت مالی تعاون میسر آ جائے تو یہ صرف ایک طالب علم نہیں بلکہ پورے خاندان کے مستقبل کو سنوار دیتا ہے۔

اسی احساسِ ذمہ داری کے تحت ٹاٹا گروپ کی ذیلی کمپنی Tata Capital Limited نے Tata Capital Pankh Scholarship Program 2025–26 کا آغاز کیا ہے، جو مالی طور پر کمزور مگر تعلیمی طور پر باصلاحیت طلبہ کے لیے ایک مضبوط سہارا ہے۔

کن طلبہ کے لیے یہ اسکالرشپ ہے؟

یہ اسکالرشپ درج ذیل طلبہ کے لیے دستیاب ہے:

کلاس 11 میں زیرِ تعلیم طلبہ

کلاس 12 میں زیرِ تعلیم طلبہ

گریجویشن (آرٹس، سائنس، کامرس یا پروفیشنل کورسز) میں پڑھنے والے طلبہ ضروری شرط یہ ہے کہ طالب علم کسی منظور شدہ تعلیمی ادارے میں داخل ہو۔

مالی مدد کی تفصیل

ٹاٹا کیپیٹل پنکھ اسکالرشپ کے تحت:

تعلیمی اخراجات کے لیے 80 فیصد تک مالی امداد

کم از کم رقم: 10,000 روپے

زیادہ سے زیادہ رقم: 1,00,000 روپے

تعلیم کی راہ میں مالی رکاوٹیں اور امید کی نئی کرن

ٹاٹا کیپیٹل پنکھ اسکالرشپ

یہ اسکالرشپ واپس نہیں کرنی ہوتی یہ رقم فیس، تعلیمی مواد اور دیگر ضروریات کے لیے دی جاتی ہے، تاکہ طالب علم پوری توجہ تعلیم پر مرکوز رکھ سکے۔

آخری تاریخ — طلبہ کے لیے خصوصی توجہ

درخواست جمع کرنے کی آخری تاریخ: 11 جنوری 2026 طلبہ اور والدین کو چاہیے کہ آخری تاریخ کا انتظار نہ کریں، کیونکہ تاخیر یا تکنیکی مسائل کی وجہ سے اکثر درخواستیں نامکمل رہ جاتی ہیں۔

فارم بھرنے کا آسان طریقہ

درخواست مکمل طور پر آن لائن ہے:

Buddy4Study کی ویب سائٹ یا ایپ پر رجسٹریشن لاگ ان کرنے کے بعد Tata Capital Pankh Scholarship Program 2025–26 منتخب کریں ذاتی، تعلیمی اور مالی معلومات احتیاط سے درج کریں

تمام مطلوبہ دستاویزات اپلوڈ کریں

Submit سے پہلے مکمل جانچ کریں

ضروری دستاویزات

پچھلے تعلیمی سال کی مارک شیٹ

آمدنی کا سرٹیفکیٹ

آدھار کارڈ، داخلہ ثبوت یا فیس رسید

بینک پاس بک، پاسپورٹ سائز تصویر

تمام دستاویزات صاف اور واضح JPG یا PDF فارمیٹ میں اپلوڈ کرنا ضروری ہے۔

اگر درخواست مسترد ہو جائے؟

اگر کسی وجہ سے درخواست رد ہو جائے تو مایوس نہ ہوں۔ Reject Reason کو غور سے پڑھیں اور اگلے سیشن میں درست معلومات اور مکمل دستاویزات کے ساتھ دوبارہ درخواست دیں۔

یاد رکھیں، ناکامی نہیں، اصلاح کا موقع ملتا ہے۔

اگر اسکالرشپ نہ مل سکے؟

اسکالرشپ نہ ملنے کی صورت میں:

دیگر مرکزی و ریاستی اسکالرشپس تلاش کریں

Minority، Merit-cum-Means اور Social Welfare اسکالرشپس پر نظر رکھیں

اساتذہ اور تعلیمی کونسلرز سے رہنمائی حاصل کریں

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ اسکالرشپ نہ ملنا صلاحیت کی کمی نہیں بلکہ مقابلے کی شدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔

والدین کے لیے پیغام: والدین اگر بروقت معلومات حاصل کریں، بچوں کو فارم بھرنے میں مدد دیں اور حوصلہ افزائی کریں تو مالی رکاوٹیں تعلیم کے سفر کو روک نہیں سکتیں۔ بچے کا خواب والدین کی رہنمائی سے ہی حقیقت بنتا ہے۔

اساتذہ کے لیے خصوصی اپیل: اساتذہ کرام طلبہ کو اسکالرشپس کے بارے میں آگاہ کریں، فارم بھرنے میں رہنمائی دیں اور مستحق طلبہ کی نشاندہی کریں۔

یہ رہنمائی صرف مدد نہیں بلکہ قوم سازی میں حصہ ہے۔

Tata Capital Pankh Scholarship Program 2025–26 ان طلبہ کے لیے امید کی کرن ہے جو محنت، لگن اور خواب تو رکھتے ہیں مگر وسائل کی کمی کا شکار ہیں۔ صحیح معلومات، بروقت رہنمائی اور حوصلہ افزائی کسی طالب علم کی زندگی کا رخ بدل سکتی ہے۔

مجتبیٰ نجم

(گیورائی بیڑ مہاراشٹر)

تجزیہ نگاری ادب کی وہ صنف ہے جس میں قلم کار کو متعلقہ فن پارے کے مختلف ابعاد سے متعارف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ فنی معائب و محاسن کی باریکیوں سے واقفیت اور اس کے بین السطور میں موجود معنویت کی شناخت بھی لازمی ہے۔ ایک کامیاب تجزیہ نگار ہونے کی اول شرط یہ ہے کہ وہ غیر جانبدار ہو۔ غیر جانبدار انداز ہی تجزیہ کو صحت عطا کرتا ہے۔ اور فن کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کو روشن کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نقد و نظر کے میدان میں تبصرے اور تجزیے کو امتیازی مقام حاصل ہے۔

تنقید و تحقیق کے میدان میں جنوبی ہند زرخیز واقع ہوا ہے۔ خصوصاً کرناٹک میں تنقید کی سمت میں بہت کچھ کام ہوا ہے۔ نثر اور نظم دونوں میں مختلف تجربات بھی اسی علاقے سے زیادہ ہوئے۔ تجریدی افسانے اور اس میں نئے اسلوب کا تعارف بھی یہی سے ہوا۔ نظم کو علامتی لمس دے کر اسے بھی مصوری کی طرز تجریدی شکل میں اسی صوبے سے پیش کیا گیا۔ بیشتر شعرا اور ادبا کے فن، ادبی خدمات اور شخصیت سے قارئین کو ایک کتابی شکل میں اسی سرزمین سے تعلق رکھنے والے معتبر قلم کار واجد اختر صدیقی نے متعارف کرنے کا اہم کام انجام دیا ہے۔

"نقش تحریر" واجد اختر صدیقی کی وہ اہم ادبی تصنیف ہے جس میں گلبرگہ کے معروف قلم کاروں فن اور شخصیت کا سیر حاصل جائزہ لیا گیا ہے۔ کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اس تقسیم کی تخصیص یہ ہے کہ ہر باب اسم با مسمیٰ ہے۔ اول باب "بابِ زماں" میں گلبرگہ کی نثری تصانیف کا اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔ گلبرگہ کے ادبی افق پر نمودار ہونے والی متعدد نثری تصانیف کا مفصل سیر حاصل جائزہ لیا گیا۔ چونکہ یہ موضوع بہت تفصیل ہے، مصنف نے ترتیب وار نثری تصانیف کا احسن انداز میں جائزہ لیا ہے۔

بابِ فن افسانے اور افسانچوں کے تجزیاتی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس میں ایک منفرد موضوع 'فن انٹرویو' کا حسین اضافہ بھی ہے۔ گزشتہ دہائی تک انٹرویو کو صرف جرنلزم کا حصہ سمجھا جاتا تھا۔ ڈاکٹر غضنفر اقبال سہروردی نے ملک کے نامور فن کاروں کے انٹرویوز لے کر ان کے فن اور نظریات کو جانا۔ ان انٹرویوز کی اشاعت کا ادبی دنیا میں ایک صحت مند اضافے کے طور پر خیر مقدم کیا گیا۔ ادبی شخصیات کے انٹرویوز کے طرز کو غضنفر اقبال نے انفرادی رنگ عطا کیا ہے۔ جس کا بہترین انداز میں جائزہ لیا گیا۔ بابِ ایوان میں، اپنے فن میں ماہر ادبی شخصیات کو ان کے فن کے آئینے میں دکھایا گیا۔ جو مصنف کے گہرے اور خورد بینی مشاہدے کی دلیل ہے۔ چوتھا باب 'بابِ جہاں' مختصر لیکن جامع ہے۔ اس میں ڈاکٹر وحید انجم اور ڈاکٹر غضنفر اقبال کے فنی ماحصل کا بہترین تجزیہ ہے۔

بابِ چمن میں ڈاکٹر حلیمہ فردوس، امجد علی فیض اور منظور وقار کے نثری اسلوب کے مختلف پہلوؤں پر تبصرے کیے گئے ہیں جو قاری کے لیے دلچسپی کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ بابِ میزان میں بھی ہر دور کے نمائندہ قلم کاروں کے رشحاتِ قلم پر مختصر اور جامع تبصرے شامل ہیں۔ ہر مضمون قاری کو اپنے اطراف کے ادبی منظر نامے سے واقف کرتا ہے۔ آخری باب 'بابِ گمان' میں شاہد آفریدی کا افسانہ 'زن گزیدہ' اور حسن محمود کا افسانہ 'آئینہ' کے فنی خواص پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بہرکیف "نقش تحریر" متنوع ادبی جواہر سے بھرپور واجد اختر صدیقی کی عمدہ تصنیف ہے۔ اس میں گلبرگہ کا ادبی منظر نامہ روشن ہوتا ہے۔ یہ تصنیف ادب کے ہر طالب علم کے لیے بیش بہا دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے نیز تحقیقی کام انجام دینے والے افراد کے لیے بہترین رہنما ثابت ہوتی ہے۔ واجد اختر صدیقی کی زبان سلیس ہے اس لیے ہر عمر کے باذوق قاری کو متوجہ کرتی ہے۔

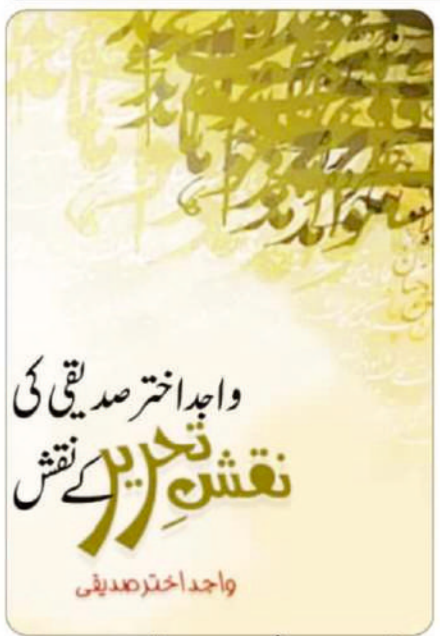

Wednesday 14h Jan 2026

بروز بدھ، ۱۴ جنوری ۲۰۲۶ء

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

سرحد پار اب بھی آٹھ کیمپوں میں تقریباً 150 دہشت گرد سرگرم، فوج تیار: فوجی سربراہ

جموں وکشمیر میں حالات قابو میں، دہشت گردوں کی بھرتی نہ ہونے کے برابر: آرمی چیف

نئی دہلی، 13 جنوری (یو این آئی) فوجی سربراہ جنرل اپیندر دویدی نے منگل کو کہا کہ کنٹرول لائن کے اس پار اب بھی آٹھ سے دس دہشت گرد کیمپ سرگرم ہیں جن میں 100 سے 150 دہشت گرد موجود ہیں جنرل دویدی نے 'یوم افواج' سے پہلے سالانہ پریس کانفرنس میں سوالات کے جواب میں کہا کہ جموں وکشمیر کے اندرونی علاقوں میں بھی تقریباً 140 دہشت گرد سرگرم ہیں لیکن دہشت گردوں کی بھرتی کافی عرصے سے نہیں ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں صورتحال قابو میں ہے لیکن حساس بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرحد پار کے علاقے میں اب بھی آٹھ سے دس دہشت گرد کیمپ سرگرم ہیں جن میں سے چھ کنٹرول لائن کے پار اور دو بین الاقوامی سرحد کے پار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرحد پار کے علاقے میں حریت پوری طرح سرگرم ہے اور یہ دہشت گردوں کو فروغ اور حمایت دے رہی ہے۔ انہیں پاکستان کی طرف سے بھی مدد مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کو ان کی سرگرمیوں کی معلومات ہے اور اگر کسی قسم کی حرکت کی جاتی ہے تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ جنرل دویدی نے کہا کہ جموں وکشمیر کے ہنٹر لینڈ میں بھی تقریباً 140 دہشت گرد سرگرم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ دہشت گرد پہلے سے ہی مختلف جگہوں پر چھپے ہوئے ہیں اور کافی عرصے سے کوئی نئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کا آپریشن "سندور" ابھی ختم نہیں ہوا ہے اور کسی بھی دہشت گردانہ حرکت کا فوج سخت جواب دے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ شمالی سرحد پر صورتحال مستحکم ہے لیکن چوکسی برقرار

رکھنا ضروری ہے۔ فوجی سربراہ جنرل اپیندر دویدی نے منگل کو کہا کہ کنٹرول لائن کے اس پار اب بھی آٹھ سے دس دہشت گرد کیمپ سرگرم ہیں جن میں 100 سے 150 دہشت گرد موجود ہیں جنرل دویدی نے 'یوم افواج' سے پہلے سالانہ پریس کانفرنس میں سوالات کے جواب میں کہا کہ جموں وکشمیر کے اندرونی علاقوں میں بھی تقریباً 140 دہشت گرد سرگرم ہیں لیکن دہشت گردوں کی بھرتی کافی عرصے سے نہیں ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں صورتحال قابو میں ہے لیکن حساس بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرحد پار کے علاقے میں اب بھی آٹھ سے دس دہشت گرد کیمپ سرگرم ہیں جن میں سے چھ کنٹرول لائن کے پار اور دو بین الاقوامی سرحد کے پار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سرحد پار کے علاقے میں حریت پوری طرح سرگرم ہے اور یہ دہشت گردوں کو فروغ اور حمایت دے رہی ہے۔ انہیں پاکستان کی طرف سے بھی مدد مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کو ان کی سرگرمیوں کی معلومات ہے اور اگر کسی قسم کی حرکت کی جاتی ہے تو اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔ جنرل دویدی نے کہا کہ جموں وکشمیر کے ہنٹر لینڈ میں بھی تقریباً 140 دہشت گرد سرگرم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ دہشت گرد پہلے سے ہی مختلف جگہوں پر چھپے ہوئے ہیں اور کافی عرصے سے کوئی نئی بھرتی نہیں ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کا آپریشن "سندور" ابھی ختم نہیں ہوا ہے اور کسی بھی دہشت گردانہ حرکت کا فوج سخت جواب دے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ شمالی سرحد پر صورتحال مستحکم ہے لیکن چوکسی برقرار رکھنا ضروری ہے۔

ڈاکٹر منظور عالم کا انتقال، ملک وملت نے کھویا ایک بڑا مفکر

نئی دہلی، 13 جنوری (یو این آئی) ہندوستان کی معروف شخصیت اور مشہور تھنک ٹینک ادارہ انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کے بانی سرپرست اور سابق چیرمین ڈاکٹر منظور عالم کا آج صبح دہلی کے ایک پرائیویٹ اسپتال میں انتقال ہوگیا ان کی عمر تقریباً 80 برس تھی ان کے بڑے بیٹے محمد عالم کے مطابق پسماندگان میں پانچ بیٹے، دو بیٹیاں اور اہلیہ ہیں اور ان تدفین بعد نماز مغرب شاہین باغ قبرستان میں ادا کی جائے گی۔ ڈاکٹر منظور طویل عرصہ سے بیمار تھے اور ذیابطیس کے علاوہ عمر سے متعلق کئی بیماریوں میں مبتلا تھے۔ ان کے انتقال سے ملت کے لئے ایک خلا پیدا ہوگیا ہے۔ انہوں نے ملت کے مسائل حل کرنے کے لئے قاضی مجاہد الاسلام کے ساتھ ملی کونسل بھی قائم کی تھی جو اس وقت نمایاں مسلم تنظیموں میں سے ایک تھی۔ اس تنظیم کے توسط سے متعدد پروگرام کا انعقاد کیا گیا اور مسلمانوں میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس کے علاوہ انہوں نے 1986 میں سعودی عرب سے واپسی کے بعد مشہور تھنک ٹینک تنظیم انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) قائم کی۔ جس نے قلیل عرصے میں ملکی اور بین الاقوامی سطح شہرت حاصل کی۔ اس تنظیم نے تحقیقات کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور اس کی متعدد مطبوعات سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ڈاکٹر منظور عالم نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے تعلیم حاصل کی تھی اور وہیں سے انہوں نے معاشیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ اس کے بعد سعودی عرب میں ایسوسی ایٹ پروفیسر کے علاوہ متعدد شعبوں میں خدمات انجم دیں۔ ہندوستان میں انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی، سماجی اور تعلیمی مسائل پر متعدد ڈاکومنٹ شائع کی۔ ان کی پہنچ سیاسی گلیاروں میں تھی خاص طور پر یو پی اے حکومت کے دوران ان کا دبدبہ تھا۔ ان کے انتقال پر ملک کی متعدد تنظیمیں اور شخصیات نے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ نے اپنے اساسی اراکین امیر شریعت کرناٹک مولانا صغیر احمد رشادی اور ڈاکٹر محمد منظور عالم صاحب کی رحلت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک وملت کا ایک ناقابل تلافی نقصان

مسلم پرسنل لابورڈ نے امیر شریعت کرناٹک مولانا صغیر احمد رشادی اور ڈاکٹر محمد منظور عالم کی رحلت ایک ناقابل تلافی نقصان

قرار دیا آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا محمد فضل الرحیم مجددی نے ایک پریس بیان میں امیر شریعت کرناٹک حضرت مولانا صغیر احمد رشادی اور آئی او ایس کے سابق چیئرمین اور نامور مفکر ڈاکٹر محمد منظور عالم کی وفات پر اپنے گہرے صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک وملت اور مسلم پرسنل لابورڈ کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا صغیر احمد رشادی ایک بلند پایہ عالم دین اور کرناٹک کی ایک قابل احترام شخصیت تھے۔ وہ نہ صرف بنگلور کے اہم دینی جامعہ، دارالعلوم سبیل الرشاد کے مہتمم وشیخ الحدیث تھے بلکہ امارت شرعیہ کرناٹک کے امیر شریعت بھی تھے اور ریاست کے تمام ملی حلقوں میں بہت معزز اور احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ ایک سال قبل آپ ہی کی سرپرستی اور میزبانی میں دارالعلوم سبیل الرشاد میں آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ کا اجلاس عام حسن وخوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوا تھا، ان کے حسن انتظام اور میزبانی کی تمام ممبران و مدعوئین نے ستائش کی تھی۔ آپ کی وفات سے نہ صرف بورڈ بلکہ ملک وملت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اسی طرح آج بورڈ کے ایک دوسرے قدیم اساسی رکن، انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز اور کئی ملی تنظیموں و اداروں کے مؤسس، ایک متحرک وفعال مفکر ڈاکٹر محمد منظور عالم کے انتقال نے بھی ایک گہرا خلا پیدا کردیا ہے۔ موصوف نے آئی او ایس کی شکل میں نہ صرف ایک بہترین تحقیقی ادارہ وتھنک ٹینک قائم کرکے وقت کی ایک اہم ترین ضرورت کو پورا کیا تھا بلکہ وہ اسلامی فقہ اکیڈمی اور آل انڈیا ملی کونسل کے مؤسسین میں سے بھی تھے۔ ڈاکٹر محمد منظور عالم کئی دنوں سے سخت علیل تھے لیکن وہ آخری سانس تک ملک وملت کے اہم امور ومسائل کی طرف متوجہ رہے۔ مولانا محمد فضل الرحیم مجددی نے بورڈ کی ان دونوں اہم شخصیات کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی کوششوں اور کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کے وابستگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ملت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

ڈاکٹر محمد منظور عالم کے انتقال پر امیر جماعت اسلامی ہند کا اظہار تعزیت

نئی دہلی 13 جنوری (یو این آئی) جماعتِ اسلامی ہند کے امیر سید سعادت اللہ حسینی نے انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز (آئی او ایس) کے بانی اور چیئرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم کے انتقال پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اس سانحے کو مسلم امت اور اسلامی علمی دنیا کے لیے ایک بڑا فکری نقصان قرار دیا ہے۔ اپنے تعزیتی پیغام میں سید سعادت اللہ حسینی نے کہا کہ ڈاکٹر محمد منظور عالم ایک سنجیدہ عالم، دور اندیش ادارہ ساز اور ملت کے بے لوث خادم تھے۔ ان کی زندگی فکری دیانت داری، بلند اخلاق، دانشمندی اور ایمان ویقین سے عبارت تھی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر منظور عالم نے اپنی پوری زندگی فکر کی آبیاری، اداروں اور افراد کی تشکیل میں صرف کی۔ انہوں نے اپنی زندگی میں فوری ردِعمل کے بجائے ہمیشہ تحقیق، عقل واستدلال کو بنیاد بنایا۔ ڈاکٹر منظور عالم کا ماننا تھا کہ قومیں محض جذبات یا احتجاج سے نہیں بلکہ مضبوط علمی تحقیق، مستند اعداد وشمار اور معاشرے اور ریاست کے ساتھ ذمہ دارانہ تعامل کے ذریعے ترقی کرتی ہیں۔ انہوں نے ہندوستان میں مسلم فکر کے لیے پائیدار علمی فضا قائم کرنے میں ڈاکٹر منظور عالم کے غیر معمولی کردار کو خصوصی خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آئی او ایس کے ذریعے ڈاکٹر منظور عالم نے ایک ایسا پلیٹ فارم قائم کیا جس نے فکری اعتماد، علمی نظم وضبط اور تہذیبی شعور کو فروغ دیا۔

مالی شمولیت بن رہا ہے ملک میں تبدیلی کا ذریعہ: مالیاتی خدمات کے سیکریٹری ناگ راجو

نئی دہلی، 13 جنوری (یو این آئی) مرکزی وزارت خزانہ کے مالیاتی خدمات کے شعبے کے سیکریٹری ایم ناگ راجو نے وزیر اعظم جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی) کو ملک کی اقتصادی وسماجی تاریخ کی سب سے انقلابی پہل میں سے ایک قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے ایک مالی شمولیت کی تحریک پیدا ہوئی ہے جو عوام کی زندگیوں میں تبدیلی لا رہی ہے۔ مسٹر ناگ راجو نے یہاں مالیاتی خدمات کے شعبے کے زیر اہتمام مالی شمولیت پر منعقدہ دو روزہ عالمی کانفرنس "گلوبل انکلیوسیو فائننس سمٹ" میں کہا کہ 28 اگست 2014 کو وزیر اعظم جن دھن یوجنا کا آغاز "ہندوستان کی (اقتصادی وسماجی) تاریخ کی سب سے انقلابی پہل میں سے ایک ہے۔" اس اہم مالی شمولیت مہم نے لاکھوں شہریوں، خاص طور پر خواتین اور دیہی آبادی کے لیے اقتصادی منظر نامے کو بنیادی طور پر بدل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس اسکیم کے تحت 53 کروڑ سے زیادہ جن دھن بینک اکاؤنٹس کھولے گئے ہیں۔ ان میں سے 72 فیصد اکاؤنٹس دیہی اور نیم شہری علاقوں کے لوگوں کے ہیں۔ اس اسکیم نے سماج میں صنفی عدم مساوات کو دور کرنے میں بھی کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن دھن اکاؤنٹس میں سے 56 فیصد خواتین کے نام پر ہیں، جس سے بینک اکاؤنٹ ملکیت میں مرد وعورت کے درمیان فرق مؤثر طور پر ختم ہو گیا ہے۔ مالیاتی خدمات کے سیکریٹری نے کہا کہ "اعداد وشمار کے علاوہ دیہی علاقوں میں جو بڑا بدلاؤ آیا ہے وہ یہ ہے کہ خواتین نے حقیقتاً خود کو خاندان کی اقتصادی ترقی میں برابر کے شراکت دار کے طور پر دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ اس نے خواتین کو بہت بااختیار بنایا ہے۔" مسٹر ناگ راجو نے بتایا کہ اس وقت پی ایم جے ڈی وائی اکاؤنٹس میں جمع رقم بڑھ کر 29.2 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی ہے۔

ندیم غوری کی مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی کے صدر سید حسین اختر سے بیڑ میں خصوصی ملاقات

اردو کے فروغ پر سنجیدہ گفتگو، ادبی سرگرمیوں کے نئے امکانات پر اتفاق

بیڑ: 13 جنوری (نمائندہ کے ذریعے): گذشتہ دنوں ملک کے نامور ادیب اور ممتاز قلم کار ندیم غوری کی بیڑ میں مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی کے صدر سید حسین اختر سے ایک خصوصی اور خوشگوار ملاقات ہوئی۔ اس موقع پر حسین اختر نے ندیم غوری کا پرتپاک استقبال کیا اور اردو زبان و ادب کے فروغ سے متعلق اہم امور پر تفصیلی گفتگو کی۔ واضح رہے کہ ندیم غوری کی تخلیقات ملک و بیرونِ ملک شائع ہونے والے مختلف ادبی رسائل اور میگزینوں میں مسلسل جگہ پاتی رہی ہیں، جو قارئین کو فکری طور پر جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ وہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان میں بھی اعلیٰ عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں اور اردو زبان کی ترویج کے لیے ان کی خدمات قابلِ قدر سمجھی جاتی ہیں۔ ان کی تازہ تصنیف "طیفِ ادب" بہت جلد منظرِ عام پر آنے والی ہے، جسے ادبی حلقوں میں بے چینی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ ملاقات کے دوران سید حسین اختر نے مہاراشٹر میں اردو کے فروغ سے متعلق مختلف پہلوؤں پر ندیم غوری سے سوالات کیے، جن کے انہوں نے نہایت تشفی بخش اور بصیرت افروز جوابات دیے۔ اس کے علاوہ ریاست میں اردو سے متعلق ادبی سرگرمیوں کو مزید مؤثر انداز میں روبہ عمل لانے، نیز نئے لکھنے پڑھنے والوں کو مختلف ادبی اسٹیج فراہم کرنے کے امکانات پر بھی تفصیلی تبادلۂ خیال ہوا۔ اردو ادب سے وابستہ حلقوں میں اس ملاقات کو نہایت مثبت، بامقصد اور ادبی سطح پر خوشگوار قرار دیا جا رہا ہے، جس کے دوررس اثرات مرتب ہونے کی امید کی جا رہی ہے۔

کیٹ نے خوردہ فروشوں کے لیے سستے قرضوں، ای کامرس پر کنٹرول کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، 13 جنوری (یو این آئی) کنفیڈریشن آف آل انڈیا ٹریڈرز (سی اے آئی ٹی) نے مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن سے مالی سال 2026-27 کے بجٹ میں خوردہ تاجروں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لیے سستے قرض اور ای کامرس کی غیر منصفانہ مسابقت سے تحفظ کا مطالبہ کیا۔ کیٹ کے قومی جنرل سکریٹری اور چاندنی چوک حلقہ سے لوک سبھا کے رکن پارلیمنٹ پروین کھنڈیلوال نے منگل کو کہا کہ کیٹ نے وزیر خزانہ کو تجاویز پیش کی ہیں جو کاروبار کو عزت، آسانی، سلامتی اور مساوات فراہم کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت نے کاروبار کرنے میں آسانی، لوکل کے لیے ووکل، گلوبل مارکیٹس کے لیے لوکل، ڈیجیٹل انڈیا، میک ان انڈیا اور آتم نربھر بھارت جیسے اقدامات کے ذریعے ملک کے کاروباری ماحول کو نئی شکل دی ہے۔ آئندہ بجٹ میں ان اقدامات کو مزید تقویت دینے کی ضرورت ہے۔ کیٹ نے چھوٹے تاجروں کے لیے سنگل ونڈو تعمیل کے طریقہ کار، غیر ضروری نوٹس اور معائنہ پر پابندی اور تجارتی قوانین سے مجرمانہ نوعیت کو ختم کرنے میں تیزی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہر ضلع میں عہدیداروں اور تاجروں کی جوائنٹ کمیٹی بنانے کی تجویز دی گئی ہے تاکہ کاروباری مسائل کو ضلعی سطح پر ہی حل کیا جا سکے۔ مسٹر کھنڈیلوال نے ای۔کامرس اور کوک۔کامرس میں بھاری چھوٹ، بازار پر قبضہ کرنے کے مقصد سے انتہائی کم قیمت کا تعین اور غیر ملکی فنڈنگ سے ہونے والے غیر مناسب مقابلے پر فوری کنٹرول کی ضرورت پر زور دیا،

ویژن ایجوکیشن اکیڈمی کے زیر اہتمام کیا دسویں اور بارہویں جماعت کے لیے تعلیمی کیمپ کا انعقاد

ناندورہ: ۱۳ جنوری (نمائندہ) 11 جنوری 2026 بروز اتوار کو ویژن ایجوکیشن اکیڈمی میں دسویں اور بارہویں جماعت کے طلبہ کے لیے تعلیمی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوتِ قرآن سے آغاز ہوا۔ اس کے بعد ڈاکٹر جنید کامران علم کی اہمیت اور مقصد پر پُرمغز خطاب کیا۔ ڈاکٹر ندیم شیخ (جنرل سرجن) نے بورڈ امتحانات کے بعد درپیش چیلنجز سے طلبہ کو آگاہ کیا۔ اور کامیابی کے لیے مناسب تجاویز پیش کی۔ اشتیاق حسین سر نے نظامت کے فرائض انجام دینے کے ساتھ تعلیمی کارکردگی بہتر بنانے اور امتحانات کی تیاری کے حوالے سے گراں قدر نکات پیش کیے۔ انجینیر منظوم حسین (ڈائریکٹر ویژن ایجوکیشن اکیڈمی) نے انجینیر نگ فیلڈ میں مواقع، چیلنجز، اور لوازمات پر جامع خطاب کیا۔ مشیر احمد (پروڈکٹ مینیجر ان فارما) نے اپنی اثر انگیز گفتگو میں طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے مہمیز کیا۔ آخر میں مفتی تصدق حسین نے سائنسی مضامین کے امتحانات کی تیاری کے لیے کارآمد تدابیر پیش کی۔ اس موقع پر جناب وسیم ساجد صاحب اور ایڈوکیٹ اظہر خان مہمان خصوصی حاضر تھے۔ طلبہ نے کثیر تعداد میں شرکت کرکے ورکشاپ کو کامیاب بنایا۔

این آئی اے کو سونپا گیا دہلی پولیس کا بنگلہ دیشی دراندازی سازش معاملہ

نئی دہلی، 13 جنوری (یو این آئی) قومی دارالحکومت میں غیر قانونی بنگلہ دیشی دراندازوں کو مبینہ طور پر سہولتیں فراہم کرنے کا معاملہ دہلی پولیس سے لے کر قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ دہلی پولیس کی جانب سے درج کی گئی کم از کم دو بڑی سازشوں والی ایف آئی آر میں سے ایک سے متعلق یہ کارروائی ان مبینہ نیٹ ورکس کو نشانہ بنانے والے آپریشن کا ایک اہم قدم ہے۔ اس کارروائی کا حکم اس وقت کے پولیس کمشنر سنجے اروڑا نے 6 مارچ 2025 کو دیا تھا، جس میں پیچیدہ ریکٹ کی تحقیقات کے لیے 5 اپریل 2025 تک ایف آئی آر درج کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ تحقیقات کے لیے دہلی پولیس کی اسپیشل سیل، کرائم برانچ سمیت مختلف قانون ونظم یونٹوں کو لگایا گیا تھا۔ ان کا کام دراندازی کے راستے، جعلی دستاویز بنانے والے گروہ، رہائش فراہم کرنے والے اور غیر قانونی روزگار کی سہولت دینے والے افراد سمیت دراندازی کے پورے ایکو سسٹم کا پتہ لگانا تھا۔ سینئر افسران نے بتایا کہ ان بڑی سازش والی ایف آئی آرز کا مقصد پرتوں کو ہٹانا اور اس وسیع وبڑی سازش کا پتہ لگانا تھا، جس کے بارے میں مانا جاتا ہے کہ اس کے ذریعے بنگلہ دیش سے دہلی میں غیر قانونی دراندازی بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ قانونی اور تحقیقی کارروائی پولیس کی جانب سے چلائے گئے بڑے پیمانے پر تصدیقی مہم کے بعد ہوئی ہے۔ اس مہم کے دوران افسران نے 000.16 سے زیادہ افراد کی جانچ کی، 850 مشتبہ غیر قانونی تارکین وطن کو حراست میں لیا اور کم از کم 50 افراد کو ملک بدر کیا۔ معاملے کو این آئی اے کو منتقل کرنا مرکزی حکومت کے اس معاملے کو سنگین قومی سلامتی اور منظم جرائم کے طور پر دیکھنے کا اشارہ ہے۔

شکسگام وادی پر چین کا دعویٰ مسترد: 'پورا پاک مقبوضہ کشمیر ہندوستان کا حصہ ہے: لداخ لیفٹیننٹ گورنر

جموں، 13 جنوری (یو این آئی) لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر کویندر گپتا نے منگل کے روز چین کی جانب سے شکسگام وادی پر ملکیت کے دعوے کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا کہ پاک مقبوضہ کشمیر کا ہر انچ ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے اور اس حوالے سے کسی بھی قسم کی توسیع پسندانہ کوشش ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ چین نے حال ہی میں شکسگام وادی میں اپنے انفراسٹرکچر پروجیکٹس کا جواز پیش کرتے ہوئے اسے اپنا علاقہ قرار دیا تھا، جس پر ہندوستان نے شدید اعتراض ظاہر کیا۔ اس پر ردعمل دیتے ہوئے گپتا نے کہا کہ 'پورا پو جے کے ہماری سرزمین ہے۔ پاکستان نے چین کو کیا دے رکھا ہے، یہ اُن کا مسئلہ ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ خطہ ہندوستان کا ہی ہے۔' انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان آج مضبوط اور باصلاحیت ہے۔ 'ہم 1962 والے حالات میں نہیں ہیں۔ ملک اپنی سرحدوں کے دفاع کے لیے پوری طرح تیار ہے اور وزارت خارجہ اس تمام صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔' انہوں نے یاد دلایا کہ چین اسی انداز میں اروناچل پردیش کے بعض حصوں پر بھی دعویٰ کرتا رہا ہے۔ لداخ کے ایل جی نے پاکستان کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ 'پاکستان ایک ایسا ملک بن چکا ہے جو خود کو نیلام کرنے پر تلا ہوا ہے۔ وہاں کے عوام کی آوازیں دبائی جا رہی ہیں چاہے بلوچستان ہو، سندھ ہو یا کراچی، ہر جگہ فوج کے ظلم کا بول بالا ہے۔' لیفٹیننٹ گورنر نے واضح کیا کہ ہندوستان کی جانب سے پاکستانی زیرِ قبضہ کشمیر پر موقف ہمیشہ مضبوط اور غیر مبہم رہا ہے۔ 1994 کی پارلیمنٹ قرارداد میں اس بات کو دوٹوک لکھا گیا ہے کہ پورا پاکستانی کشمیر ہندوستان کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حساس معاملات پر اشتعال انگیز بیانات سے اجتناب ضروری ہے۔

بہار میں 80 سال یا اس سے زائد عمر کے بزرگوں کو گھر پر ہی زمین اور فلیٹ کی رجسٹری کی سہولت ملے گی: نتیش

پٹنہ، 03 جنوری (یو این آئی) بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے سات نشچے پارٹ۔ 3 کے تحت سب کا سمان۔ زندگی آسان مقصد کے تحت 80 سال یا اس سے زائد عمر کے افراد کو گھر پر ہی زمین اور فلیٹ کی رجسٹری کی سہولت فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بہار میں بزرگوں کو گھر پر ہی زمین اور فلیٹ کی رجسٹری کی سہولت ملے گی۔ وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے منگل کو اس کا اعلان کیا۔ مسٹر کمار نے ایکس پر لکھا، 20 نومبر 2025 کو ریاست میں نئی حکومت کی تشکیل کے بعد ہم لوگوں نے ریاست کو ملک کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ ریاستوں کے زمرے میں شامل کرنے کے لیے سات نشچے۔ 3 کے پروگراموں کو نافذ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سات نشچے۔ 3 کے ساتویں نشچے 'سب کا سمان۔ زندگی آسان' کا بنیادی مقصد ریاست کے تمام شہریوں کی روزمرہ زندگی میں پیش آنے والی مشکلات کو کم کر کے ان کی زندگی کو مزید آسان بنانا ہے۔ اس کو لے کر حکومت مسلسل اہم فیصلے کر رہی ہے۔ مسٹر کمار نے کہا کہ کئی بار یہ دیکھا گیا ہے کہ ریاست کے بزرگ شہری، جن کی عمر 80 سال یا اس سے زیادہ ہے، انہیں زمین فلیٹ کی رجسٹری سے متعلق کاموں کی انجام دہی میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے میں 80 سال یا اس سے زائد عمر کے بزرگ شہریوں کے لیے زمین فلیٹ کے رجسٹریشن کے عمل کو آسان بنانے کے لیے اہم اقدامات کیے گئے ہیں۔ مسٹر کمار نے بتایا کہ اب ریاست کے وہ بزرگ شہری، جن کی عمر 80 سال یا اس سے زیادہ ہے اور وہ زمین فلیٹ کی رجسٹری کرانا چاہتے ہیں، تو ضرورت پڑنے پر انہیں گھر پر ہی زمین کے رجسٹریشن سے متعلق تمام خدمات فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں انسداد منشیات، ایکسائز اور رجسٹریشن محکمہ کی جانب سے موبائل رجسٹریشن یونٹ کے ذریعے دستاویزات کا مقررہ مدت کے اندر رجسٹریشن کرنے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ درخواست گزار اس کے لیے آن لائن درخواست دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ محکمہ کی جانب سے زمین فلیٹ کی رجسٹری کا عمل سات کام کے دنوں کے اندر یقینی بنایا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ مسٹر کمار نے کہا کہ عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ زمین خریدنے کے خواہشمند افراد کو متعلقہ زمین کے بارے میں تازہ معلومات دستیاب نہیں ہوتیں، جس کی وجہ سے انہیں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے زمین کی رجسٹری سے قبل زمین کے بارے میں تازہ معلومات خریدار فروخت کنندہ کو فراہم کرنے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس انتظام کے تحت درخواست گزاروں کی درخواست پر، رجسٹریشن محکمہ کی جانب سے سرکل دفتر سے زمین کی تازہ صورتحال کی معلومات حاصل کر کے خریدار کو فراہم کر دی جائے گی۔

عالمی کتاب میلے میں قومی اردو کونسل کے زیر اہتمام اردو بلاگ نویسی اور ملک کی تعمیر وترقی میں اردو صحافت کے کردار پر مذاکرے

نئی دہلی، 13 جنوری (یو این آئی) عالمی کتاب میلہ میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے اسٹال پر دو اہم اور عصری موضوعات پر مبنی مذاکروں کا انعقاد عمل میں آیا، جن میں صحافت اور ڈیجیٹل اظہار کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ دونوں مذاکروں میں اہل علم، صحافیوں اور اردو سے وابستہ افراد کی بڑی تعداد موجود رہی۔ جاری ریلیز کے مطابق پہلا مذاکرہ ملک کی تعمیر وترقی میں صحافت کا کردار ※ کے عنوان سے منعقد ہوا، جس میں شکیل شمسی، شعیب رضا فاطمی اور ڈاکٹر مظفر حسین غزالی بطور پینلسٹ شریک ہوئے، جبکہ نظامت کے فرائض نایاب حسن نے انجام دیے۔ شکیل شمسی نے کہا کہ صحافت کا رنگ و روپ تیزی سے بدل چکا ہے اور ڈیجیٹل وسوشل میڈیا کے فروغ سے صحافت میں ایک انقلاب برپا ہوا ہے جس کے باعث اب بات زیادہ کھل کر کہی جا رہی ہے۔ انھوں نے زور دیا کہ صحافت کے بنیادی اصولوں سے واقفیت نہایت ضروری ہے اور ایک صحافی کو ایڈیٹوریل، کالم اور خبر کی ترتیب واہمیت کا مکمل علم ہونا چاہیے۔ انھوں نے مزید کہا کہ صحافی کا باکردار اور بااخلاق ہونا از حد ضروری ہے اور پیشہ ورانہ فرائض سے کوتاہی کرنا صحافت کے وقار کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحافت کے فنی اسرار ورموز سے واقفیت لازمی ہے اور جن افراد نے باضابطہ صحافتی تعلیم حاصل نہیں کی ہے، انھیں صحافت سے متعلق معیاری کتابوں کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ شعیب رضا فاطمی نے کہا کہ ماضی کے صحافی محض خبر نویس نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ سیاسی اور سماجی میدان کے بھی شہسوار ہوا کرتے تھے۔ انھوں نے اردو مواد کو ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر دستیاب کرانے کے حوالے سے قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی خدمات کو خاص طور پر سراہا۔ انھوں نے انٹرنیٹ کی افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ آج ہم اپنی بات اور خبریں بآسانی دور دراز علاقوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مظفر حسین غزالی نے سوشل میڈیا کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جہاں سوشل میڈیا نے خبر رسانی کو آسان بنایا ہے۔

ووٹر بیداری ریلی کا انعقاد: طلبہ نے جمہوریت کی مضبوطی کا پیغام دیا!

شری نگرداس دھارسی بھوٹا چیریٹیبل ٹرسٹ۔ شری نگر داس دھارسی بھوٹا ہائی اسکول، اندھیری (ایسٹ) شری نگر داس دھارسی بھوٹا ہائی اسکول کے طلبہ نے شہری ذمہ داری کا شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے آج، 12 جنوری 2026 کو ووٹر بیداری کے لیے ایک بڑی ریلی نکالی۔ اس تقریب کا مقصد مقامی کمیونٹی کو ووٹ کے حق کی اہمیت سے آگاہ کرنا اور نئے نوجوان ووٹرز کو آئندہ انتخابات کے لیے رجسٹریشن کروانے کی ترغیب دینا تھا۔ یہ مارچ دوپہر 3:30 بجے اسکول کے مین گیٹ سے شروع ہوا۔ رنگ برنگے بینرز، تخلیقی پلے کارڈز اور پرجوش نعروں کے ساتھ جماعت ساتویں سے دسویں تک کے طلبہ کی بڑی تعداد نے اس میں شرکت کی۔ یہ جلوس اندھیری (ایسٹ) کے مختلف علاقوں سے ہوتا ہوا 3 کلومیٹر طویل راستے پر نکلا، جس نے مقامی دکانداروں اور رہائشیوں کی بھرپور توجہ حاصل کی۔ اس موقع پر ادارے کے معزز ٹرسٹیز، شری شبھیند وجی اور شریمتی تیجا شری جی بھوٹا طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے موجود تھے۔ تقریب میں جناب یوگیش ٹانڈلے (پی ایس آئی، ٹریفک ڈیپارٹمنٹ)، جناب جے سنگھ نائیک (ٹریفک انچارج)، جناب سندیپ وارنے اور جناب کشور پاٹل (بی ایم سی، اندھیری ایسٹ) نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ اندھیری پولیس اور ٹریفک ڈیپارٹمنٹ کے کئی اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ جناب سندیپ پانڈے (رپورٹر وسب ایڈیٹر، دوپہر کا سامنا) اور محترمہ دیپ شیکھا رنگراج (منیجر، ٹائمز NIE) نے بھی بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ پروگرام کے دوران تمام معزز مہمانوں کا روایتی انداز میں استقبال کیا گیا اور ان کی گلپوشی کی گئی۔ شہریوں کو ووٹ ڈالنے کی ترغیب دینے کے لیے طلبہ نے اندھیری بی ایم سی (BMC) کی جانب سے ایک پر اثر اسٹریٹ پلے (نکڑ ناٹک) بھی پیش کیا۔ اس موقع پر شریمتی جے شری جی دھیکوے نے ایک خوبصورت نظم کے ذریعے طلبہ کے اندر جوش پیدا کیا اور انہیں اپنے والدین کو ووٹ ڈالنے کے لیے آمادہ کرنے کی تلقین کی۔ اپنے خطاب میں ٹرسٹی شری شبھیند وبھوٹا نے کہا: "ووٹ دینا جمہوریت کی سب سے بڑی طاقت ہے، اور اپنے حقِ رائے دہی کا استعمال کرنا ہر شہری کا اخلاقی فرض ہے۔" اندھیری ٹریفک پولیس، مقامی پولیس اور اسکول کے اساتذہ نے ریلی کے دوران طلبہ کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی تعاون فراہم کیا۔ یہ ریلی ایک کامیاب اور بااثر پیغام کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

کارپوریشن انتخابات کے پیشِ نظر ممبئی میں جشنِ اُردو، 30 اور 31 جنوری اور یکم فروری کو انعقاد

ممبئی، 12 (یو این آئی) ممبئی میں اُردو زبان وادب کے فروغ کے لیے منعقد کیا جانے والا معروف اور کثیر المقاصد سالانہ ادبی وثقافتی پروگرام جشنِ اُردو "ممبئی کارپوریشن انتخابات کے پیشِ نظر انتخابات کے دوران انتظامی مصروفیات، سکیورٹی تقاضوں اور مہمانوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اب یہ تین روزہ ادبی وثقافتی جشن 30 اور 31 جنوری اور یکم فروری 2026 کو منعقد ہوگا۔ اس سلسلے میں جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ پروگرام کی تاریخوں میں تبدیلی کا مقصد صرف اور صرف بہتر انتظامات، مقررین، شعراء، دانشوروں اور عوام کی باآسانی شرکت کو یقینی بنانا ہے۔ جشنِ اُردو کے روحِ رواں اور سرپرست ڈاکٹر قمر صدیقی نے اس موقع پر کہا کہ جشنِ اُردو محض ایک ادبی تقریب نہیں بلکہ اُردو زبان، اس کی تہذیب، تاریخ اور مشترکہ ثقافتی وراثت کا زندہ مظہر ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ کئی برسوں سے ممبئی میں اس پروگرام کا انعقاد تسلسل کے ساتھ ہو رہا ہے اور ہر سال اہلِ ادب وثقافت کی بڑی تعداد اس میں شریک ہو کر اسے کامیاب بناتی ہے۔ ڈاکٹر قمر صدیقی نے تاریخوں میں تبدیلی کے باعث ہونے والی کسی بھی زحمت پر معذرت خواہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ امید بھی ظاہر کی کہ نئی تاریخوں پر اہلِ ممبئی پہلے سے بڑھ کر جوش وخروش کے ساتھ جشنِ اُردو میں شرکت کریں گے۔ واضح رہے کہ اُردو زبان اپنی شیرینی، تہذیبی نزاکت، فکری وسعت اور ادبی عظمت کے باعث برصغیر کی ایک قیمتی مشترکہ وراثت تصور کی جاتی ہے۔ شاعری، افسانہ، تنقید، صحافت اور تہذیبی اقدار میں اُردو کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ جشنِ اُردو جیسے پروگرام اسی وراثت کے تحفظ، فروغ اور نئی نسل تک اس کے پیغام کو پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ منتظمین کے مطابق آئندہ جشنِ اُردو میں مشاعرے، ادبی مذاکرے، کتابوں کی رونمائی، ثقافتی پروگرام اور اُردو سے وابستہ مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا جائے گا، جس میں ملک کے ممتاز ادیب، شاعر، دانشور اور ثقافتی شخصیات شرکت کریں گی۔ اہلِ ادب کا ماننا ہے کہ ممبئی جیسے کثیر الثقافتی شہر میں جشنِ اُردو کا انعقاد اُردو زبان کے روشن مستقبل کی علامت ہے اور یہ تقریب شہر کی ادبی شناخت کو مزید مضبوط بناتی ہے۔

Wednesday 14h Jan 2026
بروز بدھ، ۱۴ جنوری ۲۰۲۶ء
SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR E-SIASAT تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ووٹ کٹوانے کا کام، جنم داخلہ معاملہ میں سازش کا حصہ بنے: مفتی اسمٰعیل قاسمی

اسدالدین اویسی کے بازو کو مضبوط کریں ملک میں مسلمانوں دلتوں اقلیتوں کا واحد نمائندہ ہے مجلس کے امیدواروں کو منتخب کریں آمدار اختر الایمان بہار

مالیگاؤں: (خیال اثر) خون کو خون لکھتے ہیں پانی ہم نہیں لکھتے ہیں محلوں میں جو ناچتی ہے اسے رانی ہم نہیں لکھتے کاٹ دے کوئی میری گردن یا چھین لے زباں میرے قاتل کو لکھتے ہیں قاتل، مسیحا ہم نہیں لکھتے علم وعرفان کے شہر دین وایمان کے شہر شرفاء کے شہر ہندوستان میں اقلیتوں کا ایک مثالی شہر مالیگاؤں کے کارپوریشن انتخاب کے تعلق سے آج کے اس انقلابی جلسے میں مفتی اسمٰعیل قاسمی مرکزی قیادت کی جانب سے الیکشن کے نگراں جعفر حسین، بھائی عبدالمالک وغیرہ میں وطن عزیز کے بہار سے جو نیپال سرحد سے وابستہ ہے میں آپ کے پاس اس وقت یہ گزارش کرنے کے لیے آیا ہوں اسطرح کے جملہ کا اظہار آمدار اختر الایمان بہار مہمان مقرر نے کیا اور خطاب میں کہا کہ گزارش سے زیادہ مبارکباد دینے کے لیے آیا ہوں پورے ہندوستان میں یہ فضیلت آپ کو حاصل ہے شہر نے موجودہ دین اور سیاست کی دوری کو آپ نے ختم کیا ہے اور علماء کے اور ملت کے سر کا ایک تاج مفتی اسماعیل قاسمی کو آپ نے سیاست کے عالی مقام تک پہنچانے کا کام کیا MLA موصوف کا بڑا اہم رول رہا ہے جہاں سیمانچل سے پانچ لوگ MLA بنے میں اکثر کہتا ہوں کہ الیکشن کے زمانے میں ووٹر کی حیثیت منصف کی ہوتی ہے مجرم کٹہرے میں کھڑا ہوتا ہے ایک ہی بات ان کے دل میں ہوتی ہے چاہے تو رہا کر دیا جاؤں گا ورنہ قید کر دیا جاؤں کہ میری ذرا سی غلطی سے ایسا نہ ہو کہ کوئی ظالم رہا ہو جائے اور میری ذرا سی غلطی سے کوئی معصوم کو سزا مل جائے اس وقت یہ ذمہ داری آپ کی ہے کہ آپ کیا فیصلہ کرنے جا رہے ہے راجہ کے گھر میں راجہ جنم لیتا تھا ملکہ کے آغوش میں بادشاہ جنم لیتا تھا اب جمہوریت میں راجہ کے رانی کے آغوش سے کوئی راجہ جنم نہیں لیتا کالا کلوٹا ہو سب بھی ملکہ کا بیٹا شہزادہ اور بادشاہ بنے اب ایسا نہیں ہے اب جنتا جسے چنے گی وہ آپ کا بادشاہ وہ آپ کا حاکم بنے گا جیسا پرجہ ویسا راجہ ہوگا آپ اچھے پرجہ ہیں آپ نے مفتی اسماعیل قاسمی جیسے لوگوں کو چنا ہے میں نے جو کچھ عبدالمالک کے بارے میں سنا ہے اس لیڈر نے اپنے جن نیک جذبات کا اور مستقبل کے جن منصوبوں کا اظہار کیا ہے جمہوریت میں ووٹ ایک ہتھیار ہے امانت ہے آپکی جان ومال عزت آبرو شریعت ہے آپکے مستقبل کو طے کریگا اس ملک میں مثبت قدروں کی آبیاری کریں تعمیری سیاست کو پروان چڑھانے کا کام کریں اچھے لوگوں کو منتخب کرنا آپکی ذمہ داری ہے آپ ایماندار اچھے سماجی خادم کو اپنا کارپوریٹر بنائیں مزید اختر الایمان نے کہا انڈین اسلام پارٹی کے شیخ آصف کا پلان اسکے ناپاک ارادے ظاہر کرتے ہیں وہ کس کا آلہ کار بنے ہے مجلس اتحاد المسلمین نے مسلمانوں کیساتھ بچھڑے دلتوں اقلیتوں کے حقوق انکے تحفظ کیلئے سماجی تعمیری کام کرتے آرہے ہیں سیاست میں خدمت کے ذریعے مجلس آگے بڑھ رہی ہے عبدالمالک شیخ سے بہتر میئر کوئی نہیں ہے بہار میں جسطرح SIR آیا اسدالدین اویسی کی رہنمائی میں الیکشن کمیشن سے کام کیے شریعت کی بات ہو تین طلاق ہو وندے ماترم جیسے مسائل پر کوئی کانگریسی سماجوادی والا نظر نہیں آیا نمائندگی کرنے والا اکیلا اسدالدین اویسی ہے آج ملک میں مہنگائی بڑھ رہی ہے آپکے یہاں بجلی کا بل بڑھا کر مالیگاؤں کی پاورلوم صنعت کو برباد کرنے کی سازش کی جارہی ہے آپ مجلس کے امیدواروں کو ووٹ کر رہے ہیں تو شہر کو مصیبتوں سے بچانے کے لیے ووٹ دے رہے ہیں اسدالدین اویسی کے بازو کو مضبوط کریں انقلاب زندہ باد بعد از مفتی اسمٰعیل قاسمی MLA نے کہا کہ بہار کے MLA اختر الایمان نے کہا کہ جس قوم کا لیڈر نہیں ہوتا وہ قوم یتیم و مردہ ہوتی ہے مالیگاؤں کارپوریشن کے چناؤ میں نامزد امیدواروں کو منتخب کرنا بیرسٹر اسدالدین اویسی کو حوصلہ دینا ہے مجلس کو طاقت ملتی ہے اسدالدین اویسی مسلمانوں دلتوں اقلیتوں کی آواز پارلیمنٹ میں بلند کرتا ہے شیخ آصف کہہ رہے ہیں کہ ہمارا مقابلہ فرقہ پرستوں سے ہے تو ندی کے اس پار الیکشن لڑنے کے بجائے مسلمانوں سے کیوں لڑ رہے ہیں آج اس الیکشن میں ہم نے ہر ذات برادری مذہب کے لوگوں کو امیدواری دی ہے 23 ٹکٹ انصاری برادری 4 ٹکٹ ہندو بھائی 33 ٹکٹ خاندیشی دکنی بھائیوں کو دیا ہے ان سب کا کارپوریشن میں حصہ ہو ہم نے پہلا میئر شیخ نجم الدین، دوسرا حمایت دی تو طاہرہ شیخ، تیسرے شیخ عبدالمالک یونس عیسیٰ، چوتھے شیخ ابراہیم نیشنل والا کو میئر بنایا ہم نے انصاری برادری کو مطمئن کیا مالیگاؤں کا بھلا کہاں اور کیسے ہوگا یہ بتایا ہے۔

ہندستانی پرچار سبھا کے یک روز سیمینار

"اردو، مراٹھی کا باہمی رشتہ"

ممبئی: ۷ر جنوری ۲۰۲۶ء، بدھ ہندستانی پرچار سبھا کے آڈیٹوریم، چرنی روڈ، ممبئی میں سیمینار "اردو اور مراٹھی کا باہمی رشتہ" منعقد کیا گیا تھا۔ محترمہ رینا کمار (ہندستانی پرچار سبھا کی افسر) نے افتتاح کیا۔ ہندستانی پرچار سبھا کے ٹرسٹی و اعزازی خزانچی، جناب اروند دیگویکر نے ہندستانی پرچار سبھا کی کارکردگی کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا۔ ہندستانی پرچار سبھا نے ملک بھر کی تقریباً ایک سو چالیس جیلوں میں کتابیں بھجوا کر چھوٹے چھوٹے کتب خانے بنوائے، ان کتابوں سے قیدی فیض یاب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ گاندھی جی کا جو نظریہ تھا کہ ہندی اور اردو اس ملک کی زبانیں ساتھ ساتھ چلیں، یہ ادارہ ہندی اور اردو کے فروغ کے لیے کام کر رہا ہے۔ سیمینار کے پہلے اجلاس کے مہمان خصوصی اردو روزنامہ ہندستان ممبئی کے مدیر جناب سرفراز آرزو نے مراٹھی زبان میں اردو زبان کے کئی الفاظ ضم ہونے کی بات کہی اب وہ الفاظ اسی زبان کا حصہ محسوس ہوتے ہیں۔ تمام مقالہ نگاروں کو سبھا کی جانب سے ٹرسٹی و اعزازی خزانچی اروند دیگویکر صاحب نے مومینٹو پیش کیے۔ سیمینار کے پہلے سیشن کی صدارت ڈاکٹر نریندر پاٹھک نے فرمائی، ممبئی یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اردو جناب عبداللہ امتیاز نے اپنا مقالہ "مراٹھی ادب میں صوفیانہ شاعری" پیش کیا۔ جناب وقار قادری کے مقالے کا عنوان تھا "مراٹھی ادب کا اردو ترجمہ" ملک اکبر نے "میری ترجمہ نگاری مراحل و پیش رفت" کے عنوان سے اپنا مضمون پیش کیا۔ پہلے سیشن کے صدر جناب نریندرا پاٹھک تھے صدارتی خطبے میں کہا کہ "ہم اردو اور مراٹھی دو زبانوں کے باہمی رشتے پر بات کرنے اکٹھا ہوئے ہیں، زبانیں ایک دوسرے کو جوڑنے کے لیے ہوتی ہیں، نہ کہ فاصلے بڑھانے کے لیے۔" دوسرے سیشن کے صدارت جناب پردیپ عیچھاڑکرنے کی، منیشا پٹوردھن نے اردو زبان سے محبت کی وجہ سے اس کے رسم الخط کے ساتھ سیکھنے اور ترجمے کے شوق میں تبدیل ہونے کی بات کہی۔ ابراہیم افغان مراٹھی اخبارات سے وابستہ رہے ہیں۔ ندا فاضلی کی دیواروں کے بیچ" کا انھوں نے مراٹھی میں ترجمہ کیا ہے۔ انھوں نے خصوصی طور پر اردو مراٹھی تراجم کی اہمیت پر زور دیا۔ رحمان عباس نے "اس صدی میں مراٹھی ناول" پر گفتگو کی۔ پروگرام کی نظامت شیریں دلوی نے کی اور شکریہ ادا کیا۔

انتخابات سے قبل پربھنی میں کریک ڈاؤن

۶۲ر مفرور ملزمان حراست میں تلوار، خنجر اور نقد رقم ضبط

پربھنی: پربھنی میونسپل کارپوریشن انتخابات کے پیش نظر ضلع پولیس نے گزشتہ دو دنوں کے دوران شہر اور ضلع کے مختلف علاقوں میں بیک وقت وسیع پیمانے پر مہم چلائی گئی، جس کے تحت مختلف جرائم میں مفرور اور عدالتی وارنٹ والے ملزمان کو حراست میں لیا گیا۔ اس خصوصی مہم کے دوران انتخابی پس منظر کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلحہ لائسنس رکھنے والوں کے گھروں کی بھی تلاشی لی گئی، جبکہ خطرناک ہتھیار استعمال کرنے والے مجرموں کے گھروں پر چھاپے مارے گئے۔ پولیس کارروائی کے دوران ایک تلوار اور ایک خنجر ضبط کیا گیا۔ پولیس کے مطابق اس مہم کا مقصد جرائم پیشہ ٹولیوں کی سرگرمیوں پر قدغن لگانا اور امن وامان کو یقینی بنانا تھا۔ پولیس کارروائی میں مجموعی طور پر 62 مفرور ملزمان کو گرفتار کیا گیا، جبکہ غیر قانونی اسلحہ رکھنے کے شبہ میں 58 افراد کے گھروں کی تلاشی لی گئی۔ پربھنی دیہی پولیس تھانہ حدود کے زرعی علاقے میں رہنے والے گیانیشور اُدھو پوار (عمر 30 سال) کے گھر سے ایک تلوار برآمد ہوئی، جس پر اس کے خلاف انڈین آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اسی طرح پربھنی شہر کے گرو گووند سنگھ نگر علاقے میں رہنے والے وندرا سنگھ نانک سنگھ ٹاک کے قبضے سے ایک خنجر برآمد کیا گیا، جس پر کوتوالی پولیس تھانے میں انڈین آرمز ایکٹ اور مہاراشٹر پولیس ایکٹ کے تحت کیس درج کیا گیا ہے۔ ادھر ناکہ بندی کے دوران ایک موٹر سائیکل سوار کے پاس سے 5 لاکھ 60 ہزار روپے نقد رقم برآمد ہوئی۔ مذکورہ شخص وسنت شنکر راو جنال (عمر 47 سال)، ساکن گیانیشور نگر، ساخلہ پلاٹ نے خود کو وائیکا ہوٹل، بسمت روڈ کا منیجر بتایا۔ یہ کارروائی ایف ایس ٹی (فلائنگ اسکواڈ ٹیم) کی مدد سے انجام دی گئی۔ یہ پوری کارروائی پولیس سپرنٹنڈنٹ رویندر سنگھ پردیشی کی رہنمائی اور ایڈیشنل پولیس سپرنٹنڈنٹ سورج گنجال کی قیادت میں انجام دی گئی، جس میں دو ڈویژنل پولیس افسران، لوکل کرائم برانچ کے انچارج، 25 پولیس افسران، 19 پولیس اسٹیشنوں کے انچارج اور تقریباً 190 پولیس اہلکاروں نے حصہ لیا۔ پولیس نے واضح کیا ہے۔

دلت مسلم اتحاد کے علمبردار و مجلس کے امیدوار سمبھودی (دادا) کامبلے

کی حمایت میں ذاکر حسین نگر گونڈی میں ایک عظیم الشان جلسہ عام کا انعقاد

ممبئی: وارڈ نمبر ۱۴۱ر سے مجلس اتحاد المسلمین پارٹی کے امیدوار سمبھودی کامبلے (عرف دادا) کی حمایت میں ذاکر حسین نگر گونڈی میں ایک عظیم الشان جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ میں بہار سے آئے ایم ایل اے اور قومی ترجمان نے مجلس کے امیدوار سمبھودی کامبلے کی حمایت میں پر جوش تقریر کی، انکے ساتھ سنیئر صحافی آصف شیخ نے بھی یہاں کے رائے دھندگان سے اپیل کی کہ وہ یہاں کے حالات کو بدلنے کیلئے اس وارڈ میں بدلاؤ لانے کی ضرورت ہے اور یہ اس وقت ممکن ہے کہ آپ متحد ہو کر بلاتفریق مذہب وملت سمبھودی (دادا) کامبلے کو ووٹ دیکر بھاری اکثریت سے کامیاب بنا کر ممبئی میونسپل کارپوریشن میں اپنے علاقے کی نمائندگی کیلئے اپنا نمائندہ منتخب کریں، انہوں نے جلسہ عام سے مخاطب ہوتے ہوئے سمبھودی دادا کی سماجی خدمت سے روشناس کرایا اور کہا کہ انکی حمایت میں انکی کامیابی کیلئے ممبئی شہر کے مختلف علاقوں سے صحافی حضرات اور سماجی خدمتگاروں بہ نفس نفیس یہاں آکر رائے دھندگان سے اپیل کر رہے ہیں کہ ونے سالونکھے جو دلت سماجی کے معزز فرد ہے ان کیلئے ممبئی ڈونگری سے گونڈی میں جاکر لوگوں سے دلت مسلم اتحاد کے علمبردار سمبھودی (دادا) کامبلے کی حمایت میں کثیر تعداد میں ووٹ دینے کی اپیل کیساتھ انکی کامیابی کا یقین وبھروسہ ظاہر کر رہے ہیں۔

اسرائیل کی قبضہ مہم

غزہ میں ۲۵۰۰ رعمارتیں مسمار

غزہ: اسرائیل کی غزہ میں جنگ بندی معاہدے کے باوجود قبضہ مہم کا سلسلہ جاری ہے، بمباری سے بچ جانے والی 2500 عمارتیں مسمار کر دیں۔ دو ماہ سے زائد عرصہ قبل جنگ بندی معاہدے پر دستخط کرنے کے باوجود اسرائیل نے غزہ میں کئی عمارتوں اور انفرااسٹرکچر کو تباہ کرنا جاری رکھا ہوا ہے۔ رپورٹس کے مطابق غزہ میں بیشتر عمارتیں اسرائیل کے زیر قبضہ یلو لائن میں تھیں جنہیں مکمل طور پر مسمار کر دیا گیا ہے۔ غیر ملکی میڈیا کا کہنا ہے کہ جنگ بندی معاہدے کے دوران عمارتوں کو مسمار کرنا اسرائیل کا ایجنڈا ہے۔ واضح رہے کہ اقوام متحدہ نے گزشتہ سال کی ایک رپورٹ میں کہا تھا کہ غزہ کی 80 فیصد عمارتیں لڑائی کے دوران تباہ ہو گئی ہیں جس سے زیادہ تر افراد اپنے گھروں سے محروم ہو گئے ہیں۔ دوسری جانب صومالیہ کے وزیر دفاع احمد معلم نے کہا ہے کہ فلسطینیوں کو صومالی لینڈ منتقل کرنے کی تیاری کی جارہی ہے۔ الجزیرہ سے گفتگو میں وزیر دفاع نے کہا کہ اسرائیل نے فلسطینیوں کو زبردستی صومالی لینڈ منتقل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے اسرائیلی منصوبہ بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ احمد معلم کا کہنا تھا کہ صومالیہ نے "اطلاع کی تصدیق کی ہے کہ اسرائیل فلسطینیوں کو منتقل کرنے اور انہیں (صومالی لینڈ) بھیجنے کا منصوبہ رکھتا ہے"۔ ان کے تبصرے صومالی حکام کی طرف سے اس دیرینہ خدشات کے پس منظر میں سامنے آئے ہیں کہ اسرائیل فلسطینیوں کو غزہ سے صومالی لینڈ میں زبردستی بے دخل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

سوامی وویکانند کا پیغام ہندوستان کے بدلتے ہوئے حالات کے تناظر میں

ہم آہنگی، رواداری اور مشترکہ قومیت کی ضرورت

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جو صدیوں سے مذہبی، تہذیبی اور فکری تنوع کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، زبانیں، ثقافتیں اور افکار نہ صرف ساتھ ساتھ پروان چڑھتے رہے بلکہ ایک دوسرے کو مضبوط بھی کرتے رہے۔ ایسے ماحول میں سوامی وویکانند جیسی شخصیات کی فکر آج بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے، کیونکہ ان کا پیغام کسی ایک مذہب یا طبقے تک محدود نہیں بلکہ انسانیتِ مشترکہ سے مخاطب ہے، سوامی وویکانند ان مفکرین میں سے تھے جنہوں نے مذہب کو تفرقے کے بجائے وحدت اور اخلاقی تعمیر کا ذریعہ سمجھا۔ ان کے نزدیک اصل مسئلہ یہ نہیں تھا کہ انسان کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے، بلکہ یہ تھا کہ وہ انسان ہونے کے تقاضے پورے کرتا ہے یا نہیں۔ رواداری: ہندوستانی تہذیب کی روح 1893ء میں شکاگو کی عالمی مذہبی کانفرنس میں سوامی وویکانند کی تقریر تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ انہوں نے دنیا کو یہ باور کرایا کہ ہندوستان کی روح عدمِ تشدد، برداشت اور ہم آہنگی میں مضمر ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ تمام مذاہب سچائی کی تلاش کے مختلف راستے ہیں، دراصل اسی ہندوستانی روایت کی ترجمانی ہے جہاں اختلاف کو دشمنی نہیں بلکہ فطری تنوع سمجھا جاتا ہے۔ آج جب ہمارے سماج میں مذہبی وسماجی کشیدگی کے آثار دکھائی دیتے ہیں، تو سوامی وویکانند کی یہ فکر ہمیں یاد دلاتی ہے کہ: مذہب کا اصل مقصد انسان کو بہتر انسان بنانا ہے، نہ کہ اسے دوسرے انسانوں سے دور کرنا۔ خدمتِ خلق: مشترکہ قدر سوامی وویکانند نے رام کرشن مشن کے ذریعے جو عملی راستہ دکھایا، وہ محض وعظ ونصیحت تک محدود نہیں تھا۔ انہوں نے تعلیم، صحت اور خدمتِ خلق کو روحانیت کا لازمی حصہ قرار دیا۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں تمام مذاہب ایک دوسرے سے جڑ جاتے ہیں کیونکہ ہر مذہب انسانیت کی خدمت کو اعلیٰ قدر مانتا ہے۔ اگر آج ہم مذہبی شناخت سے بالاتر ہو کر۔ بھوکے کو کھانا کھلائیں بیمار کی تیمارداری کریں۔ جاہل کو تعلیم دیں۔ تو یہی عمل قوم کو جوڑنے والا سب سے مضبوط رشتہ بن سکتا ہے۔ جوانوں کے لیے پیغام۔ سوامی وویکانند نے خاص طور پر نوجوانوں کو خود اعتمادی، کردار سازی اور مقصدِ حیات کی طرف متوجہ کیا۔ ان کا مشہور پیغام۔ "اٹھو، جاگو اور مقصد حاصل ہونے تک نہ رکو" آج کے نوجوان اگر اس پیغام کو نفرت یا تعصب کے بجائے تعمیر اور خدمت کے لیے استعمال کریں تو ہندوستان کا مستقبل زیادہ مضبوط، پرامن اور باوقار بن سکتا ہے۔ آج کے ہندوستان کے لیے سبق سوامی وویکانند کی فکر ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ اختلاف کے ساتھ جینا سیکھا جائے۔ مذہب کو نفرت کا ہتھیار نہ بنایا جائے قومیت کو اخلاق، عدل اور باہمی احترام سے جوڑا جائے ہندوستان کی طاقت اسی میں ہے کہ یہاں مختلف عقائد رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے وجود کو تسلیم کرتے ہوئے ایک مشترکہ قومی شناخت کے تحت جئیں۔ آج کے دور میں جب معاشرہ تیزی سے تقسیم کی طرف بڑھ رہا ہے، سوامی وویکانند کا پیغام ہمیں واپس مکالمے، برداشت اور انسان دوستی کی طرف بلاتا ہے۔

مدرسہ فلاح دارین میں علماء کی آمد پر مولانا رستم عادل قاسمی کا استقبال

ممبئی۔ حضرت مولانا رستم عادل قاسمی مہتمم دارالعلوم زکریا نالاسپارہ کو قاضی مجاہد الاسلام اکیڈمی کے جنرل سکریٹری کا عہدہ تفویض کیے جانے پر مدرسہ فلاح دارین چنچوٹی میں اکیڈمی کی استقبالیہ نشست منعقد ہوئی، جس میں مولانا موصوف کو تہنیت وتبریک کے گلدستے پیش کیے گئے، اور ان کی علمی ودعوتی خدمات کے اعتراف میں انہیں عزت وتکریم کے بلند مناصب پر فائز کیا گیا اس نشست میں علماء، کرام، اکابرین ملت وارباب دانش نے خصوصی شرکت فرمائی، اور مولانا موصوف کا گدستہ وشال پوشی کے ذریعے والہانہ استقبال کیا گیا شرکائے مجلس نے اپنے اپنے تاثرات واحساسات کے ذریعے مولانا کے انتخاب پر مسرت وشادمانی کا اظہار کیا اور ان کے عزم وحوصلے کو اکیڈمی کے روشن مستقبل کی نوید قرار دیا مولانا نوشاد احمد صدیقی صدر! جامعہ عربیہ منہاج السنہ، علامہ بنی نعیم حسنی جنرل سکریٹری آل انڈیا علماء بورڈ، مولانا انصار الحق قاسمی مہتمم مدرسہ عوارف المعارف، مفتی حشمت اللہ قاسمی صدر البدر ایجوکیشن و سرپرست اکیڈمی، مولانا عبدالقدوس شاکر حکیمی صدر قاضی مجاہد الاسلام اکیڈمی نے اپنے خصوصی خطاب میں مولانا رستم عادل کے انتخاب پر خوشی ومسرت کا اظہار فرماتے ہوئے دعاؤں سے نوازا، مولانا رستم عادل قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ جس عہدہ جلیلہ پر فائز کیا گیا ہے یقیناً میرے لئے یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے، ہمارے بڑوں نے ہم پر اعتماد کیا ہے، ہم پوری مستعدی اور عزم وحوصلوں کیساتھ اپنے بڑوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر اپنی خدمات پیش کریں گے، شرکائے نشست میں مولانا شمشیر قاسمی فدائے ملت، قاری عبدالوارث اشاعتی مہتمم مدرسہ ہذا، مولانا غلام انبیاء، مولانا جہانگیر، قاری قمر دارالعلوم زکریا، مولانا واجد حسین نقشبندی تعلیم القرآن، مولانا نذیرالاسلام صاحب مظاہری مدرسہ عثمانیہ مالونی، مولانا اشتیاق ریاض الجنۃ۔

جے این یو یونیورسٹی

۴۶۷ر پی ایچ ڈی کامیاب

امیدواروں کو ڈگریاں تقسیم

دہلی (ایجنسی) شری سی پی رادھا کرشنن، نائب صدر ہند نے گذشتہ روز جواہر لال یونیورسٹی (جے این یو) کے ۹ویں کنویشن اجلاس میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ اس موقع پر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیند ر پردھان اور شری کنول سبل، چانسلر جے این یو یونیورسٹی موجود تھے۔ اس تقریب میں نائب صدر ہند کے ہاتھوں یونیورسٹی کے ۴۶۷ر (مرد وخواتین) پی ایچ ڈی کامیاب طلبا کو ڈگریاں تقسیم کی گئیں۔

گلینیگلس ممبئی کا اکیلا ہسپتال بن گیا جس نے ورلڈ اسٹروک آرگنائزیشن

این اے بی ایچ ایڈوانسڈ اسٹروک سینٹر سرٹیفکیشن حاصل کیا

Gleneagles Hospital Becomes Mumbai's Only Hospital to Receive World Stroke Organization – NABH Advanced Stroke Centre Certification

ممبئی: گلینیگلس ہسپتال، پریل، ممبئی، نے ممبئی میں ورلڈ اسٹروک آرگنائزیشن (WSO) اور نیشنل ایکریڈیٹیشن بورڈ فار ہاسپٹلز اینڈ ہیلتھ کیئر پرووائیڈرز (NABH) ایڈوانسڈ اسٹروک سینٹر سرٹیفکیشن حاصل کرنے والا واحد ہسپتال بن کر اعصابی نگہداشت میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے۔ یہ شناخت ایک سخت اور تفصیلی معائنہ کے عمل کی پیروی کرتی ہے جس میں ہسپتال کے بنیادی ڈھانچے، کلینیکل پروٹوکول، ایمرجنسی رسپانس سسٹم، اور فالج کی دیکھ بھال میں مریض کے نتائج کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ پر شدید فالج سمیت نازک اعصابی حالات کے مریضوں کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ ہسپتال تیزی سے تھرومبولائسز کے لیے سخت بین الاقوامی معیارات کی پیروی کرتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ دماغی نقصان کو کم کرنے اور صحت یابی کے نتائج کو بہتر بنانے کے لیے 4.5 hours کی اہم "گولڈن ونڈو" کے اندر علاج فراہم کیا جائے۔ یہ ممبئی کا پہلا ہسپتال ہے جسے این اے بی ایچ سرٹیفکیشن پروگرام برائے ایڈوانسڈ اسٹروک سنٹر کے تحت سند یافتہ ہے، جس نے فالج کی جامع دیکھ بھال میں ایک نیا معیار قائم کیا ہے۔ یہ سرٹیفکیشن ہماری انتہائی ہنر مند

Dr Bipin Chevale, Dr Shirish Hastak, Dr Nitin Dange and Dr Pankaj Agarwal Standing L to R: Dr Hussain, Dr Chintan Trivedi, Dr Mohit Garg, Dr Bhupinder Singh, Dr Kushal Bhatia and Dr Mayur GharatAt Gleneagles Hospital, Parel

کامیابی ایسے وقت میں جب پورے ہندوستان میں فالج کے واقعات میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، فالج کے مریضوں کے لیے بروقت، ثبوت پر مبنی اور جان بچانے والا علاج فراہم کرنے کے لیے گلینیگلس ہسپتال کی تیاری کی عکاسی کرتا ہے۔ اسٹروک پروگرام کی قیادت ایک انتہائی تجربہ کار کثیر الضابطہ ٹیم کرتی ہے جس میں تین سینئر ماہرین شامل ہیں۔

Dr Shirish Hastak, Dr Nitin Dange, Dr Pankaj Agarwal مداخلتی ماہرین، اور تنقیدی نگہداشت کے معالج، جو تشخیص سے بحالی تک قریبی رابطہ کاری میں کام کرتے ہیں۔ ڈور ٹو نیڈل ٹائم (DTNT) اور ڈور ٹو گروئن ٹائم (DTGT) جو فالج کی بحالی کے نتائج کے لیے اہم ہیں۔
گلینیگلز ہسپتال میں ایک وقف نیورو کریٹیکل کیئر یونٹ ہے، جو خصوصی طور نیورولوجی اور نیوروسرجری ٹیم کی فضیلت کو تسلیم کرتا ہے، جسے جدید ٹیکنالوجی، معیاری اسٹروک پروٹوکول، اور 7×24 کثیر الضابطہ نگہداشت سے تعاون حاصل ہے، بہتر نتائج اور تیزی سے صحت یابی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے تیز، درست اور زندگی بچانے والے علاج کو یقینی بناتا ہے۔

Dr Bipin Chevale, CEO - Gleneagles Hospital, Mumbai انہوں نے کہا WSO - NABH دونوں کی شناخت حاصل کرنا ہمارے سسٹمز، ٹیم ورک، اور کلینیکل ڈسپلن کی توثیق ہے۔ ہم خلا کی نشاندہی کرنے اور ردعمل کے اوقات کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل اپنے اسٹروک ڈیٹا کا تجزیہ کرتے ہیں۔ یہ نقطہ نظر ہمیں پیچیدہ اور زیادہ خطرے والے فالج کے معاملات میں بھی مستقل نتائج فراہم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ سرٹیفکیشن ہم سب کے لیے قابل فخر لمحہ ہے۔

کرکٹ: بنگلہ دیش کھلاڑی بیرون بھارت کھیلنے کیلئے تیار

دہلی (ایجنسی) بھارتیہ کرکٹ کنٹرول بورڈ اور بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے مابین کوئی سمجھوتہ نہ ہونے پر بنگلہ دیش کرکٹ کھلاڑیوں نے ورلڈ کپ ٹی ۲۰ر میچ بھارت میں نہ کھیلنے کی شرط قائم رکھی ہے۔ بی سی بی کے مطابق حالیہ بنگلہ دیش اور بھارت کے درمیان کشیدگی پیدا ہونے پر حفاظتی معاملہ کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے بی بی سی نے بنگلہ دیش کھلاڑیوں کو بھارت میں ورلڈ کپ میچ میں شریک ہونے سے منع کر دیا ہے۔ کھلاڑیوں نے بیرون بھارت ٹورنامنٹ میں شرکت کیلئے رضامندی ظاہر کی ہے۔

بقیہ: وسئی ویرار شہر میونسپل......

اور اپنے حق رائے دہی کا استعمال ذمہ داری کے ساتھ کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ شہری ترقی، امن وامان اور بنیادی سہولیات جیسے موضوعات کو سامنے رکھ کر ووٹنگ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اسی طرح پروینا ہیتندر ٹھاکر (سابق میئر) نے بھی عوام سے اپیل کی کہ وہ بہوجن وکاس اگھاڑی کے امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ بلدیاتی سطح پر ترقیاتی کاموں کے تسلسل اور شہری سہولیات کی بہتری کے لیے مستحکم قیادت ضروری ہے۔ وارڈ نمبر 14 میں بہوجن وکاس اگھاڑی کے امیدواروں کی حمایت میں سامنے آنے والے بیانات میں صغیر ڈانگے (فرسٹ ڈپٹی میئر)، سمیر ڈبڑے (سابق کارپوریٹر)، شبنم شیخ (سابق کارپوریٹر)، جاوید قاضی (صدر، وازہ محلہ جامع مسجد)، خالد کراری، محمد عباس فوزی (صدر، سدھار کمیٹی)، وسیم کراری، سروش ذکری (جامع مسجد ٹرسٹ)، یوسف قریشی، معین چندے اور اسرار ملا سمیت دیگر مقامی شخصیات شامل رہیں، جنہوں نے عوامی مسائل کو انتخاب میں اہم قرار دیا۔ بہوجن وکاس اگھاڑی کے امیدوار عالمگیر ڈائر نے اپنے بیان میں کہا: "انتخابی مہم کے دوران ہمیں عوام سے جو اعتماد ملا ہے، وہ ہمارے لیے حوصلہ افزا ہے۔ اگر عوام نے موقع دیا تو ہم شہری سہولیات، شفاف انتظامیہ اور علاقے کی مجموعی ترقی کے لیے کام کریں گے۔" ادھر یہ بھی سامنے آیا کہ احمد میمن نے ہندو × مسلم اتحاد سنگھٹن کی جانب سے وارڈ سے ایک آزاد امیدوار کھڑا کیا تھا، تاہم بدلتی ہوئی سیاسی صورتحال اور ووٹ کے بکھراؤ کے امکان کو دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنا امیدوار واپس لینے کا فیصلہ کیا اور اس بارے میں متعلقہ حلقوں کو آگاہ کیا۔ اس فیصلے کو مختلف سیاسی مبصرین موجودہ حالات کے تناظر میں دیکھ رہے ہیں۔ اور عالمگیر ڈائر کی جیت کی راہ ہموار دکھ رہی ہیں۔ سیاسی مبصرین کے مطابق انتخابی مہم کے اختتام کے بعد اب تمام امیدواروں کی توجہ پولنگ ڈے پر ووٹروں کی شرکت پر مرکوز رہے گی۔ عوامی شمولیت، ووٹنگ کا تناسب اور زمینی مسائل اس انتخاب کے نتائج میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اوبر نے ممبئی میں ای وی بائیک ٹیکسی کو اپنانے کیلئے لوڈشیئر کے ساتھ شراکت کو بڑھایا

Uber expands partnership with Loadshare to drive EV bike taxi adoption in Mumbai

Mr. Sabyasachi Rana, Lead - Regional Operations, Uber India Mr. Bharat Kalaskar, Additional Transport Commissioner, Maharashtra State Mr. Anil Patil, RTO Mumbai Central.

ممبئی: اوبر نے آج ممبئی میں الیکٹرک بائیک ٹیکسیوں کی تعیناتی کو تیز کرنے کے لیے لوڈشیئر کے ساتھ اپنی شراکت داری کو بڑھانے کا اعلان کیا، جس سے مہاراشٹر کے الیکٹرک وہیکل ای وی بائیک ٹیکسی کے قوانین کے مطابق، پائیدار شہری نقل وحرکت کے اپنے عزم کو تقویت ملی۔ توسیع شدہ تعاون کے ایک حصے کے طور پر، اوبر اور لوڈشیئر ممبئی میں اوبر پلیٹ فارم پر الیکٹرک دو پہیہ گاڑیوں کو چلائیں گے، جس کا آغاز ایک پائلٹ فلیٹ 50 bikes کے ساتھ ہوگا، آنے والے مہینوں میں اس میں اضافہ کرنے کا منصوبہ ہے۔ نئے بیڑے کو آج بھارت کالسکر، ایڈیشنل ٹرانسپورٹ کمشنر، مہاراشٹر، سبیاسچی رانا، لیڈ - ریجنل آپریشنز، اوبر انڈیا کے ساتھ جھنڈی دکھا کر روانہ کیا گیا۔ Mr. Bharat Kalaskar ایڈیشنل ٹرانسپورٹ کمشنر، مہاراشٹر انہوں نے کہا، الیکٹرک بائیک ٹیکسیاں ایک سستی اور آسان ٹرانسپورٹ آپشن پیش کر کے ممبئی میں شہری نقل وحرکت کے چیلنجوں سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ مسافروں کی مضبوط مانگ کے ساتھ، ہمیں ایک مضبوط نیٹ ورک کی ضرورت ہے اور صحیح سمت میں مزید ای وی بائیکس شامل کرنے کے لیے اوبر کی کوشش کی ضرورت ہے۔ ہم اوبر اور دیگر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ ممبئی میں ہر روز اپنے ای وی فلیٹس کو سپورٹ کر سکیں۔

Mr. Sabyasachi Rana - لیڈ علاقائی آپریشنز، اوبر انڈیا انہوں نے کہا، بائیک ٹیکسیاں ایک حقیقی لائف لائن ثابت ہوتی ہیں جب گھنی ٹریفک کو نیویگیٹ کرتے ہوئے یا قریب ترین میٹرو اسٹیشن تک سواری تلاش کرتے ہیں۔ لوڈشیئر کے ساتھ اپنی شراکت داری کو بڑھا کر، ہم اوبر بائیک کو ہر روز کی سواریوں کے لیے مزید قابل رسائی اور قابل اعتماد بنانے پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ اگلے چند مہینوں میں، ہم ریاست کے صاف ستھرے موبیلٹی کے وژن کے مطابق ممبئی میں مزید ای وی بائیکس شامل کریں گے۔
لوڈشیئر، اوبر کے ٹو وہیلر ایکو سسٹم میں ایک دیرینہ پارٹنر، شراکت داری کے تحت تعینات ای وی بائیکس کے لیے فلیٹ آپریشنز اور زمین پر عمل درآمد میں معاونت کرے گا۔ یہ پہل مہاراشٹر حکومت کی July 2025 میں مطلع کی گئی ای وی بائیک ٹیکسی پالیسی کے ساتھ ہم آہنگ ہے اور صاف نقل وحرکت کے اختیارات کو سپورٹ کرنے کے اوبر کے ارادے کی عکاسی کرتی ہے۔